سلسلة المنشورات 31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الإبداع شرح خطبۃ حجۃ الوداع

www.KitaboSunnat.com

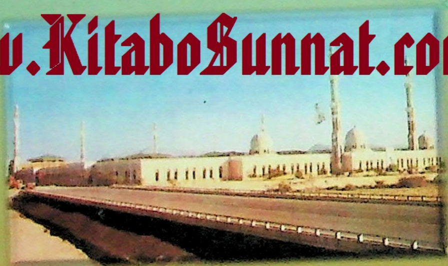

تالیف:

سماحۃ الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید رحمہ اللہ المتوفی 1402ھ

* سابق رئیس نگران کمیٹی برائے دینی امور مسجد الحرام و مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
* چیف جسٹس عدالتِ عالیہ ریاض * صدر فقہی کمیٹی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

ترجمہ:

عظیم مذہبی اسکالر مولانا محمد رفیق الاثری
شیخ الحدیث، دارالحدیث محمدیہ، جلالپور پیروالہ

مکتبۃ السنۃ
سولجر بازار، کراچی
7226509

٢٤ ش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پردستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلۃ المنشورات (۳۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الإبداع
شرح خطبۃ حجۃ الوداع

تالیف

سماحۃ الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید رحمہ اللہ المتوفی ۱۴۰۲ھ

* سابق رئیس نگران کمیٹی برائے دینی امور مسجد الحرام و مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
* چیف جسٹس عدالتِ عالیہ ریاض
* صدر فقہی کمیٹی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ
* صدر علماء کمیٹی سعودیہ عربیہ

اُردو ترجمہ

عظیم مذہبی اسکالر مولانا محمد رفیق الاثری

شیخ الحدیث، دار الحدیث محمدیہ جلالپور پیروالا

www.kitabosunnat.com

نظرِ ثانی

محمد افضل

ناشر: مکتبۃ السنۃ ۔ الدار السلفیۃ لنشر التراث الإسلامی

18۔ سفید مسجد، سولجر بازار، کراچی 74400 فون نمبر: 7226509

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2\8.57
ع د مش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حقوقِ اشاعت ترجمہ ھذا محفوظ ہیں)

نام کتاب	شرح خطبۂ حجۃ الوداع
نام مصنف	شیخ عبداللہ بن محمد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ
نام مترجم	شیخ الحدیث، استاذ محمد رفیق الاثری
نظر ثانی	محمد افضل الاثری رلمۃ الرحمٰن
اہتمامِ طباعت بار اول ۱۹۷۹	جمعیۃ النشر والتالیف الاثریۃ شارع دار الحدیث المحمدیہ۔ جلالپور پیروالہ ملتان
مضمون	عقیدہ / احکام / معاملات / حقوق انسانی
کتابت	امان اللہ
صفحات	۹۲
سائز	۲۰×۳۰=۱۶

طباعت بار دوم ربیع الاول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ تعداد ۱۰۰۰

ناشر بار دوم:

مکتبۃ السنۃ

بولٹن بازار۔ نمبر ۱

کراچی ۷۴۴۰۰ فون ۷۲۲۶۵۰۹

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱	عرضِ مترجم	۷
۲	مقدمۂ مؤلف	۸
۳	خطبہ حجۃ الوداع میں بنیادی امور	۱۰
۴	خطبہ حجۃ الوداع	۱۲
۵	تشریح	۱۴
۶	بطلانِ اشتراکیت	۱۴
۷	حفاظتِ مال کے نتیجہ میں قتل، شہادت ہے	۱۴
۸	فردی ملکیت کا احترام	۱۵، ۴۲
۹	جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کے مال پر قابض ہونے کیلیے جہنم کی وعید	۱۶
۱۰	مقروض کی نمازِ جنازہ نہ پڑھانے سے اشتراکیت کا ابطال	۱۶
۱۱	عقل۔ زندگی۔ رزق میں باہمی برتری اور فرق	۱۷
۱۲	قرآن میں اموال کی نسبت مالک کی طرف	۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳	شہادتِ حق اور عدل سے ابطالِ اشتراکیت	۱۸
۱۴	نظریۂ اشتراکیت سے احکامِ زکوۃ اور میراث ونفقات پر منفی اثرات	۱۹
۱۵	غزوۂ تبوک کے موقع پر ترغیبِ انفاق سے ابطال نظریۂ اشتراکیت	۲۰
۱۶	غنائم قبیلۂ ھوازن سے ابطالِ اشتراکیت	۲۰
۱۷	اشتراکیت کا سب سے پہلا داعی	۲۲
۱۸	جاہلی امور اور سود کا خاتمہ	۲۳
۱۹	عورتوں کے حقوق کا تحفظ	۲۶،۶۰
۲۰	مسلمانوں کیلئے پہلی حجتِ قاطعہ قرآن ہے	۳۰
۲۱	دوسری حجتِ قاطعہ سنت رسول ﷺ ہے	۳۱
۲۲	قرآنِ پاک کی ایک اھم خصوصیت	۳۲
۲۳	رسولوں کے متعلق امتوں سے سوال	۳۶
۲۴	اللہ عزوجل کا عرش پر علو	۳۷
	[illegible]	۳۸
	[illegible]	۴۱

المکتبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷	جرم کی سزا کا سزاوار مجرم ہی ہے	۴۲
۲۸	جزیرۃ العرب میں کفر و شرک سے ابلیس کی مایوسی	۴۴
۲۹	مسلمانوں کی معمولی کوتاہیوں پر ابلیس کا خوش ہونا	۴۷
۳۰	داعی دعوت و تبلیغ سے پہلے اپنی حالت سنوارے	۴۹
۳۱	اہمیت تبلیغ دین	۴۹
۳۲	حدیث کی روایت بالمعنیٰ	۵۱
۳۳	راوی حدیث کا فقیہ ہونا	۵۲
۳۴	عمل میں خلوص اور جذبہ اتباع رسول اللہ ﷺ	۵۳
۳۵	سربراہانِ اسلام کی اطاعت اور لزوم جماعت	۵۴
۳۶	**ایک اور خطبہ**	۵۴
۳۷	تشریح	۵۸
۳۸	خون و مال اور عزت کا تحفظ	۵۸
۳۹	اتباع سنت رسول اللہ ﷺ میں زندگی ہے	۵۹
۴۰	عدل و انصاف کا حکم الٰہی	۶۱
۴۱	فردی ملکیت کا احترام اور اشتراکیت کی تردید	۶۲
۴۲	زمانہ اپنی اصلی حالت میں	۶۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۵	کیا آپس کی لڑائی ملت سے خارج کر دیتی ہے؟	۶۴
۴۶	عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا حکم	۶۶
۴۷	اداءِ امانت کا حکم	۶۶
۴۸	وسط ایام تشریق کا خطبہ	۶۷
۴۹	سب انسانوں کا معبود ایک ہے	۷۰
۵۰	فضیلت کی بنیاد تقوی ہے	۷۱، ۷۴
۵۱	نسبی اخوت پر ایمانی اخوت کی فوقیت	۷۴
۵۲	عرب قومی تعصب کا بطلان	۷۷
۵۳	عمل کے مقابلہ میں نسب کی کوئی حیثیت نہیں	۸۳
۵۴	سلسلۂ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہے	۹۰
۵۵	عبادت خاص اللہ کیلئے ہے	۹۱
۵۶	اقامتِ نماز کا حکم	۹۲
۵۷	خصوصیاتِ نماز	۹۳
۵۸	فرضیتِ روزہ کا حکم	۹۴
۵۹	حکامِ وقت کی اطاعت	۹۵
۶۰	رب کی جنت میں داخلہ کیسے ہو	۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

اَمَّا بَعدُ: جیسا کہ جناب شیخ محترم نے واضح فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمودہ ارشاداتِ عالیہ کو عام مسلمانوں تک پہچانے کی ضرورت ہے۔

بنابریں شیخ محترم نے آسان انداز میں ان کی تشریح اور وضاحت بھی فرمائی ہے، ضرورت تھی کہ اردو دان طبقہ کے لئے ان کا ترجمہ کردیا جائے۔

اور رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی تعمیل ہو کہ ان ارشادات کو آگے پہنچایا جائے جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ﴿ اَلاَ لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ ﴾ کا تقاضہ ہے۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ اسے فاضل مؤلف اور احقر مترجم اور ناشر کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

محمد رفیق اثری

شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ

جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ از مؤلف مدظلہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	شروع اللہ کے نام سے جو مہربان رحیم ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیَاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ۔	سب تعریف اللہ کے لئے جس نے ان پڑھوں میں اپنا رسول بھیجا وہ ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ واضح گمراہی میں تھے۔
وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَقَیُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	میں اقرار کرتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی پہلوں اور پچھلوں کا معبود ہے اور آسمانوں اور زمین کا کنٹرول کرنیوالا
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَحُجَّۃً عَلَی الْعِبَادِ اَجْمَعِیْنَ وَخَصَّہٗ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَسَمَاحَۃِ الدِّیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ	میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول جہان والوں پر رحمت کرنے کے لئے اس کو بھیجا، اور سب بندوں پر حجت بنایا جامع کلمات اور آسان دین کی آپ کو خصوصیت دی، اللہ آپ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

اور آپ کی آل واصحاب پر رحمت نازل فرمائے اور ان پر جو قیامت تک ان کی اتباع کریں گے اور بہت بہت سلام ان پر۔

امابعد:۔ مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات سے مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۹۲ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات تک رابطۂ عالم اسلامی کی مجلسِ تاسیسی کا چودھواں اجلاس جاری رہا۔ مجلس نے اس پر توجہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبات کو مرتب کیا جائے۔ اور ان معانی سامیہ اور مقاصد جلیلہ کی وضاحت کی جائے جو ان خطبات میں پائے جاتے ہیں۔

اور یہ کہ جاہلی دور کے تعصب کو ختم کر دیا جائے۔

مجلس نے باتفاق اس پروگرام کی منظوری دی۔ اور اسے ضروری قرار دیا اور یہ کہ مختلف زبانوں میں انہیں نشر کیا جائے۔

مجھے اراکینِ مجلس نے حکم دیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو جمع کروں اور آسان اسلوب اور واضح فقرات میں ان کی تشریح پیش کروں، اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق کے ساتھ اس حکم کی بجاآوری کی اور اس سے تائید و درستگی کی مزید توفیق مانگتا ہوں۔

میں نے اس کا نام "اَلْاِبْدَاعُ فِيْ شَرْحِ خُطَبِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھا۔ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا نفع عام فرمائیں گے، اور یہ کہ اسے خالص اپنی ذات کے لئے بنائے۔

ان ارشاداتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بنیادی امور کا تذکرہ

یاد رہے ہر مسلمان پر ان علومِ عظیمہ، فوائدِ سامیہ، اہم قوانین اور مفید وصیتوں کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے جو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے خطباتِ مبارکہ میں ارشاد ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں قواعدِ اسلام کو بیان کیا ہے اور شرک و جاہلیت کے قوانین کو مٹایا ہے۔ اقوام و مللِ عالم جن باتوں کی حرمت پر متفق ہیں ان کی حرمت بیان کی۔ یعنی خون مال، اور عزت۔ آپ نے جاہلی امور کو قدموں کے نیچے روند ڈالا چنانچہ سودی کاروبار کو ختم کیا اور اسے باطل قرار دیا، عورتوں کے بارے میں مردوں کو وصیتیں فرمائیں اور ان کے حقوق متعین کئے، مثلاً یہ کہ ان کی خوراک اور لباس کی ذمہ داری ہر دور کے معروف انداز کے مطابق مردوں پر ہے۔ ہاں عورتیں گھروں میں ایسے افراد کو آنے دیں جن کا آنا مردوں کو پسند نہیں تو انہیں سرزنش کی اجازت دی۔

ان خطبات میں آپ نے امّت کو وصیت کی کہ اللہ کی کتاب پر مضبوطی سے عمل کریں۔

اور فرمایا کہ تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے، لوگوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے حقِ تبلیغ ادا کیا اور امّت کی خیر خواہی کی۔ آپ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور تین بار اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو گواہ بنایا۔ اور حکم دیا کہ حاضرین میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

دس ذوالحجہ کو آپ نے ایک بلیغ خطبہ میں یوم النحر کی حرمت اور اللہ کے ہاں اس کے فضل کو بیان کیا۔ مکہ کی جمیع بلاد پر عزت وحرمت کی وضاحت کی۔ اور کتاب اللہ کے مطابق قیادت کرنے والوں کی سمع واطاعت کا حکم ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو حج کے احکام سیکھنے کی تلقین کی اور فرمایا شاید کہ میں اس سال کے بعد حج نہ کرسکوں۔ آپ نے مناسکِ حج کی تعلیم دی لوگوں کو حکم دیا کہ میرے بعد کفر یہ کام نہ کریں کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جائیں آپ نے تبلیغ کا حکم دیا اور فرمایا بسا اوقات جن تک حکم پہنچا دیا جائے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ اس خطبہ میں آپ نے یہ بھی کہا جرم کی سزا مجرم کو ہی بھگتنا پڑے گی۔ نیز فرمایا شیطان ناامید ہو گیا ہے کہ اس شہر میں اس کی عبادت ہو۔ البتہ بعض امور میں جنہیں تم معمولی سمجھو گے اس کی اطاعت ہو گی۔ وہ اسی پر خوش ہو گا۔ آپ نے حکم دیا اپنے رب کی عبادت کرو، پنجگانہ نمازیں ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حاکم کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ لوگوں کو آپ نے وداع کیا اور اس لئے اس حج کا نام حجۃ الوداع ہوا۔

ایام تشریق کے درمیانی دن میں بھی آپ نے ایک عظیم دبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں اس دن اس مہینہ اور اس بلدہ کی حرمت وعزت بیان کی اور خون ومال وعزت کی تقدیس کی وضاحت کی جس پر تمام ملل واقوام متفق ہیں۔ اموال کے بارے میں ظلم وتعدی کرنے سے ڈرایا کہ کسی مردِ مسلم کا مال اس کی خوشنودی ورضا کے بغیر لے لینا حلال نہیں ہے۔ آپ نے اس خطبہ میں بتایا کہ زمانہ اس حالت پر پھر گھوم آیا ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن تھا۔

ارشاد فرمایا سب کا رب ایک ہے، باپ ایک ہے، کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی کالے کو سرخ پر اور نہ کسی سرخ کو کالے پر، فضیلت و تقوی کا معیار تقوی و خشیتِ ربانی ہی ہے۔

خطبۂ حجۃ الوداع صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد وغیرہما میں جابر رضی اللہ عنہ سے خطبۂ حجۃ الوداع مروی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے بروایت جعفر بن محمد بن علی بن الحسین عن ابیہ عن جابر رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کے تفصیلی واقعہ کے ذیل میں بایں الفاظ روایت کیا۔

حَتّٰی إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ یَعْنِیْ یَوْمَ عَرَفَۃَ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَکُمْ وَأَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْہُ ھُذَیْلٌ وَ	عرفہ کے دن جب سورج ڈھلا آپ نے قصواء اونٹنی پر کجاوہ رکھنے کو کہا وادی کے درمیان آئے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا تحقیق تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اس مہینہ اور اس بلد میں حرمت والا ہے جاہلی کل امور میرے قدموں کے نیچے روندے گئے۔ جاہلیت کے خون ختم۔ اور پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے یہ بچہ بنو سعد میں دودھ پلایا جا رہا تھا کہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا جاہلیت کے سود ختم اور ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا
اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ
اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ
فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ
اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ
فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا
بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ
اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ
فَمَا ذَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ
اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ
وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهٖ
السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ
وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ
اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ الحديث۔

بیاجوں میں سے پہلا بیاج جو میں
ختم کرتا ہوں عباس بن عبدالمطلب
کا سود ہے۔ عورتوں کے بارے میں
اللہ سے ڈرو تم نے ان کو اللہ کی امانت
کے طور پر لیا ہے اور اسی کے حکم
سے ان کی شرمگاہوں کو حلال بنایا
ہے ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ تمہارے
بستروں پر کسی کو جگہ نہ دیں؟ اگر ایسا کریں
تو ان کو معمولی سزا دو۔ اور ان کے لئے
تمہارے اوپر ان کی خوراک اور لباس
ہے۔ حالات کے مطابق ہیں۔ تم میں
اللہ کی کتاب چھوڑ رہا ہوں۔ اگر تم نے
اس کو قابو کیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے
اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائیگا
تم کیا جواب دوگے؟ صحابہؓ کرام
نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے
پہنچا دیا ہے (ذمہ داری) ادا کی
اور خیر خواہی کی۔ آپ نے شہادت کی
انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسے لوگوں کی طرف حرکت دی
اور تین بار فرمایا اے اللہ تو گواہ
ہے۔

تشریح

بطلانِ نظریۂ اشتراکیت فی الاموال

امام نووی رح فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ان دماء کم میں تحریم کی تاکید و تشدید ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا۔ ایک چیز کو اس کی مثل اور نظیر پر قیاس کر کے (اس کے حکم میں) الحاق کیا جا سکتا ہے۔

(۱) میں کہتا ہوں یہ حدیث دلیل ہے کہ اموال کا احترام و تحفظ بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح انسانی خون اور عزت کا تحفظ لازمی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

(۲) كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ۔ "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے"۔

یہ حدیث بھی مال اور نفس کا حکم مساوی بناتی ہے اور حرمتِ مال کی تاکید ہے کہ کسی ایسے ذریعہ اور بہانے سے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا مال کے تحفظ کو نہ توڑا جائے اس میں انفرادی ملکیت کو بھی نفس اور عزت کے برابر کا مقام دے کر اس کے تحفظ کی تاکید ہوئی ہے۔

(۳) ایک اور فرمان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال کی راہ میں اور اس کے دفاع میں قتل ہو جانے کو شہادت قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ "جو شخص مال کے آگے مارا گیا وہ شہید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ عِرْضِہٖ فَہُوَ شَہِیْدٌ ۔ ہے اور جو عزت کے آگے مارا گیا وہ بھی شہید ہے ۔"

یہ حدیث بھی فردی ملکیت کے احترام کو ثابت کرتی ہے اور نفس و عزت کے مساوی قرار دے کر اس کی صیانت و احترام میں مزید اضافہ کرتی ہے ۔

اگر کوئی شخص اس حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے اور حملہ آور ہو تو صاحب مال اس راہ میں اگر اپنی جان قربان کر دے تو شہداء ابرار کے شمار میں ہو گا ۔

اشتراکیت کے بطلان میں یہ ارشاد نہایت واضح ہے جس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے کہ یہ اسلام سے ماخوذ ہے ۔ حالانکہ اسلام اس سے بری ہے کیونکہ اسلام فردی ملکیت کا پورا احترام کرتا ہے دیکھیے جو چور ناحق دوسرے کا مال لے اڑے اور اس کے چور ہونے پر شبہ بھی نہ ہو تو اسلام اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا ہے جیسا کہ کتب احکام میں محقق ہے اس بارے میں وارد جملہ احادیث فردی ملکیت کو لوٹ لینے یا اسے غصب کرنے سے حفاظت دلاتی ہیں ۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

(۴) إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَقْضِیْ بَیْنَکُمْ عَلٰی نَحْوِ مَا أَسْمَعُ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ أَخِیْہِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِنَ النَّارِ فَلْیَأْخُذْ ھَا أَوْ لِیَذَرْ ھَا ۔

"میں انسان ہوں جو سنتا ہوں اس کے مطابق تمہارے مابین فیصلہ کر دیتا ہوں ہو سکتا ہے تم میں کوئی اپنی دلیل پیش کرنے میں زیادہ ہوشیار ہو اگر میں نے اس کے لئے دوسرے بھائی کا حق دے دیا تو میں اس کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔ اسے قبول کرے یا رد کر دے "

نیز صحیح بخاری و صحیح مسلم

(۵) مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاجِرَۃٍ لِیَقْتَطِعَ بِھَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ

"جو شخص جھوٹا حلف اٹھاتا ہے تاکہ کسی مسلمان کا مال حاصل کرے اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔"

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فردی ملکیت کی حمایت و حفاظت کیلئے کتنی احتیاطی تدابیر اختیار فرمائی ہیں کہ کسی طریقہ سے بھی اسے منقطع نہ کیا جا سکے۔ اور وضاحت فرما دی کہ اگر ظاہری صورتِ حال کی وجہ سے کوئی فریق اپنے حق میں فیصلہ کرا لیتا ہے جب کہ حقیقت میں ایسے نہیں اس طرح کا فیصلہ اس چیز کو باطن میں اس کے لئے مباح نہیں بنا سکتا بلکہ جس کے لئے فیصلہ ہوا اس پر اس کا لینا حرام ہے۔ بلکہ جہنم کے انگارے کی مانند ہے۔

اس طرح آپ نے بیان کر دیا کہ جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کا مال ہڑپ کرنا اللہ کی ناراضگی اور اس کے عقاب کا سبب بنے گا۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مقروض متوفی کے بارے میں) فرمایا تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو۔ یہ فرمان بھی فردی ملکیت کے احترام پر روشن دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے جنازے سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس نے کسی کا مال دینا تھا۔ اس صورتِ حال میں اشتراکیت فی الاموال کا نظریہ کیوں کر درست ہو سکتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی عقول اور دقت زندگی میں کمی بیشی کی ہے اسی طرح رزق میں بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ (سورۃ النحل آیت 71) "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک دوسرے پر روزی میں فضیلت دی ہے۔"

نیز فرمایا۔

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (سورۃ الزخرف آیت 32) "ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے مابین ان کی معیشت تقسیم کی ہے۔"

غور فرمایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا "صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ" فرماکر مقروض کا جنازہ پڑھنے سے انکار کرنا واضح اور پختہ دلیل ہے کہ لوگوں کے مالوں کا بچاؤ کیا جائے اور دوسرے کے مال میں کسی کو شرکت حاصل نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں ہے

(۸) قرآن پاک نے اموال کی نسبت مالکِ مال کی طرف فرمائی ہے یہ بھی ملکیت اور اختصاص کی دلیل ہے کہ اس میں دوسرا شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ (سورۃ البقرۃ آیت 279) "اگر تم نے توبہ کی تو تمہارے لئے تمہارے اصل مال ہیں۔"

نیز فرمایا:۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ (سورۃ النساء آیت ۵) "اور بے سمجھوں کو اپنے مال نہ دو"

نیز فرمایا:۔

فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ (سورۃ النساء آیت ۶) "پس اگر تم ان میں بھلائی معلوم کرو تو ان کو ان کے مال دے دو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اس سے اس اشتراکیت کا بطلان واضح ہو جاتا ہے جس کی بہت سے لوگ دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دین سے ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اس کا نام اشتراکیتِ اسلامیہ رکھتے ہیں۔ درحقیقت مال میں انسانوں کے مابین مساوات اور پوری برابری ہو ہی نہیں سکتی کہ یہ آسمانی نظام اور قانون الٰہی کے سراسر خلاف ہے

(۹) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا۔ الآیۃ (النساء آیۃ ۱۳۵)

اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے بنو اور گواہ اللہ کے لئے چاہیے اپنے آپ یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہو اگر غنی ہے یا فقیر اللہ ان کے ساتھ بہتر ہے۔ انصاف کے بارے میں اپنی خواہش کی اتباع نہ کرو

آیت بالا بالعموم دلالت کرتی ہے کہ اپنے نفس، رشتہ داروں، اغنیاء، اور فقراء کے معاملات میں عدل کی رعایت کی جائے اور اس کی محافظت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی فقیر کے لئے اس کی کمزوری پر رحم کرتے ہوئے غنی کے خلاف شہادت دی جائے یا کسی غنی کی قوت کی وجہ سے اور اس پر احسان بنانے کے لئے اس کے حق میں گواہی دی جائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں عدل اور اپنی شریعت کی اتباع کا حکم دیا ہے فقیر کے حق میں غنی کے خلاف اور غنی کے حق میں فقیر کے خلاف حق وانصاف کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شہادت حقہ ادا ہونی چاہیئے۔ جب اللہ تعالیٰ فقیر کے محض فقر کی وجہ سے اس کے حق میں شہادت دینے کی اجازت نہیں دیتا تو اس کی شریعت میں یہ کہاں اجازت ہے کہ غنیوں کے مال چھین کر فقراء کو دے دیئے جائیں تاکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں برابر ہوجائیں ؟ یہ بات آیت بالا میں امر کردہ عدل کے خلاف ہے اور اس قانون الٰہی کے الٹ ہے ۔ کہ اس نے کسی کو غنی بنایا اور کسی کو فقیر کسی کو شریف بنایا تو کسی کو گھٹیا، کسی کو بادشاہ اور کسی کو تنگ دست ۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی مصالح خوب جانتا ہے اور وہی عدل وانصاف کی آخری طاقت ہے ۔ انسانوں میں تفاوت اور مفاضلت اس کی حکمت وارادہ کے تقاضوں کے عین مطابق ہے ۔

(۱۰) نظریۂ اشتراکیت کے ماننے سے اللہ کے احکامِ زکوٰۃ، میراث اور نفقات کا ابطال ہوجاتا ہے کیونکہ پھر نہ کوئی زکوٰۃ دینے والا بچتا ہے نہ لینے والا ۔ نہ کوئی وارث اور نہ کوئی مورث اور نہ کوئی خرچ کرنے والا اور نہ وہ جس پر خرچ کیا جائے کیونکہ ہر کوئی دوسرے کے مال میں شریک جو ٹھہرا ۔ یہ بات اللہ کی سنت اور اس کی شرع و دین کے خلاف ہے اور نظامِ زندگی کے بھی برعکس، بندوں میں مساوات ان چیزوں میں ہے جو ہمیشہ کیلئے رہیں ۔ مثلاً خداوندی شریعت جس میں شریف اور گھٹیا غنی اور فقیر سب برابر ہیں ۔ جیسا کہ وضو، غسلِ جنابت اور نماز وروزہ وغیرہ جو چیزیں ہمیشہ ایک نہج پر نہیں رہتی ان میں برابری نہیں جیسا کہ مال بلکہ ایک غنی ہے تو دوسرے فقیر اور پھر فقیر غنی ہوجاتا ہے اور غنی فقیر ۔ تو مال ایسی چیز نہیں کہ اس میں کل انسان برابر ہوں سال انسان صلاحیتوں اور عقول کے ساتھ مشابہ ہے کہ انسان ان میں متفق نہیں ہوتے ۔ کیونکہ قانونِ زندگی کے مطابق ان میں تفاوت لازمًا ہوتا رہتا ہے ۔

(۱۱) اس مسئلہ کی مزید وضاحت اس سے ہوجاتی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی یہ کوشش نہیں فرمائی کہ شدت یا آسانی کے اوقات میں اغنیاء اور فقراء میں مالی برابری ہوجائے ۔ مسجدِ نبوی کے صفہ میں فقراء رہتے تھے ۔ جن کے معاش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے صدقات پر تھا ہم نہیں دیکھتے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا ہو کہ ان کو بھی مدینہ کے غنیوں کے برابر مال حاصل ہو۔ تو ان کو اور غنیوں کو آپ نے برابر نہیں بنایا حالانکہ ان کو اس وقت بہت ضرورت تھی۔

(۱۲) نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جیش عسرۃ کے لئے تیاری شروع فرمائی تو ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ دولت مندوں کو شوق دلاتے ہیں اور ہر ایک کی استطاعت کے مطابق اسے خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ پھر ہر ایک نے اپنی وسعت اور جذبہ خیر کے مطابق حصہ لیا۔ اگر کل مال قوم کا ملک ہوتا اور کمانے والوں کا نہ ہوتا جنہوں نے قانونِ اسلامی کے دائرہ میں رہتے ہوئے اسے حاصل کیا ہے تو آپ دولت مندوں کے ہاتھ سے چھین لیتے اور جنگی ضروریات میں صرف فرماتے کہ اس غزوہ میں اس کی شدید ترین ضرورت تھی۔ اور پھر آپ کو ترغیب و تحریص کی کوئی حاجت نہ ہوتی۔

(۱۳) ہوازن قبیلہ کی غنائم آپ نے مجاہدین میں تقسیم کر دیں بعد ازاں وہ لوگ اسلام قبول کر کے آپ کی خدمتِ اقدس میں آ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے نتیجہ میں سب مجاہد اپنا حصہ وصول کر چکے تھے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ	"تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر آ گئے
قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ	ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ ان کے
رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْهِمْ	قیدی واپس کر دوں۔ جو تم
سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ	میں سے بخوشی ایسا کرنا چاہے تو
يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ	کرے اور جو اپنے حصے پر قائم رہنا چاہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَالٍ يَفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُونَهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا۔

ہے تو ہم اسے پہلے فئی سے جو ہمیں اللہ تعالیٰ عطا کرے گا دے دیں گے تو یوں کرلے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم خوشی سے یہ کام کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں کون اجازت دے رہا ہے اور کون نہیں تم واپس جاؤ تمہارے سردار ہمیں بتائیں۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے سردار سے بات کی وہ واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ لوگ بخوشی ورضا اجازت دے رہے ہیں"

یہ سید الخلق اور امام الناس ہیں جو کہ لوگوں کے وہ مال جو شرعی اسباب کے ذریعے ان کی ملکیت میں آئے لینے کے لئے اجازت کے محتاج ہیں کہ لوگ راضی ہو جائیں تو مال واپس کر دیں ورنہ نہیں۔ اگر اشتراکیت یا قومیت کا یہ تصور ہوتا تو یہ مال اجتماعی شکل میں ہوتا حالانکہ صورت حال ایسے نہیں تھی لہذا اشتراکیت فی المال اور قومیت کا موجودہ تصور باطل ہے۔

یہ تو فردی ملکیت ہے جس کی حرمت و تحفظ کے بارے میں رسول اللہ صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں۔ ضرورت پڑتی ہے تو لوگوں سے طلب فرماتے ہیں تاکہ قانون بن جائے کہ بلا اجازت و رضا مندی مالک کسی شخص کیلئے مال لینا حلال نہیں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے ان کے حقوق لیتے وقت ان سے اجازت و رضا طلب کرتے ہیں تو دوسرے بطریق اولی اس کے پابند ہوں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ایمان داروں کے ساتھ ان کے اپنے نفسوں سے بھی زیادہ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے مذکورہ بالا آیات قرآنی اور احادیث سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ اشتراکیت باطل ہے اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اشتراکیت کا سب سے پہلا داعی فارس کے ایک شخص مزدک نامی نے سب سے پہلے اشتراکیت مالی ونسوانی کا عقیدہ رکھا اور اس کی دعوت شروع کی فقراء اور گھٹیا لوگوں کی کثیر تعداد نے اس کی اتباع اختیار کی۔ بادشاہ قباذ بھی اس کا موافق ہو گیا۔ قباذ کا بیٹا انوشیروان جب باپ کے بعد تخت نشین ہوا تو مزدک کو قتل کرا دیا اور لوگوں کے مالوں کا تحفظ کیا جس طرح کہ ان کے خون اور عزتوں کا تحفظ کیا اشتراکیت کو تباہ کرنے والے اسی بادشاہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عادل بادشاہ کے دور میں پیدا ہوا۔

بعض مدعیانِ علم کے اس دعوی کا کوئی اعتبار نہ کرنا چاہیے کہ مال میں سب شریک ہیں اس قسم کے لوگ سیاسی آلہ کار اور حکومتوں کے معاون ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بہتات ختم کرے۔

قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمہارے اس دن کی حرمت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کحرمۃ یومکم ھٰذا فی شھرکم ھٰذا فی بلدکم ھٰذا۔ کی طرح اس ماہ اور اس بلد میں ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان میں دم، مال اور عرض کی حرمت کو اس یوم، ماہ اور بلد کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کی حرمت اہلِ عرب کے دلوں میں جاگزیں تھی حافظ رح فرماتے ہیں۔

"اس حکم میں ممکن حد تک تحریم کی تاکید و تغلیظ ہوئی ہے اس سے تمثیل اور ایک نظیر کو دوسری نظیر پر محمول کرنے کی مشروعیت بھی ظاہر ہوتی ہے تاکہ سننے والے کے لئے بات پوری واضح ہوجائے یہ تشبیہ اس لئے ارشاد ہوئی ہے کہ اس کے مخاطب اس دن اور اس ماہ اور اس شہر کی حرمت توڑنے کو جائز نہ سمجھتے تھے اور ایسا کرنے والے کو نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ باقی رہا یہ کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں استفسار فرمایا تو اس لئے کہ بات لوگوں کے دلوں میں پختہ ہوجائے۔ اور جو بات آپ اس پر بنا کرنا چاہتے ہیں مؤکد طریق سے ہو۔"

جاہلی امور اور سود ختم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ	تمام جاہلی امور میرے قدموں کے نیچے ہیں جاہلی دور کے خون ختم اور پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں ابن ربیعۃ بن عبد الحارث کا خون ہے بنو سعد میں دودھ پلایا

www.KitaboSunnat.com

الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ.

جاتا تھا ہذیل نے اس کو قتل کر دیا اور جاہلیت کے سود ختم ہیں ییں سب سے پہلے عباس بن عبدالمطلب کا سب سود وضع کرتا ہوں "۔

اس حکم میں جاہلیت کے افعال اور اس دور کی تجارتیں جن پر ابھی تک قبضہ نہیں ہوا تھا باطل فرما دیں ۔ یہ بھی کہ اس دور میں اگر کوئی کسی کا آدمی قتل کر چکا ہے تو قصاص نہیں لیا جائیگا ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ امام یا جو شخص فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سرانجام دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے اپنی اور اپنے خاندان کی اصلاح کرے ۔ اس طرح اس کی بات کا اثر ہوگا اور اسلام قبول کرنے والے نئے افراد کی خوشی کا موجب بنے گا ۔ ان چیزوں کو قدموں کے نیچے فرمانے کا مقصد ہے ان کا بطلان ۔ اور ان اشیاء کی جاہلیت کی طرف نسبت میں ان کی مذمت اور برائی مطلوب ہے ۔ مقصد یہ کہ اپنے حسب پر فخر کرنا اور دوسروں کے نسبوں پر طعن کرنا اور تعصب یہ سب جاہلی دور کی باتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو باطل فرما دیا ہے ۔

سود کی حرمت کتاب، سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اس کی خرابیاں بے شمار ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ۔ بعض علماء کہتے ہیں تجربہ ہے کہ سود خوروں کا خاتمہ برا ہوتا ہے ۔ اس کے باوجود ہماری سوسائٹی میں ہیں سود بہت زیادہ پھیل گیا ہے جس کی وجہ سے دولت کا ضیاع اور برکت کا فقدان ہو گیا ہے آپس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت، ہمدردی اور مؤانست کے جذبے مفقود اور ناپید ہو گئے ہیں۔

سود کھانے والے قیامت کے روز بلکہ اس دنیا میں ہی اس طرح اٹھیں گے جس طرح کہ مخبوط الحواس اٹھتا ہے، دنیا میں ہی اس کے مشاہدے موجود ہیں کہ مال و دولت کی فراوانی اور کثرت کے باوجود سود خوار ہر وقت غم واندوہ میں رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں فکر دامن گیر رہتی ہے۔ اسباب کی فراوانی کے باوجود لذیذ چیزوں سے لطف اندوز نہیں ہو پاتے۔ آج کے لوگ بھی پہلوں کی طرح کہتے ہیں کہ سود تو ایک کاروبار ہے۔ یہ لوگ بھی انہیں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں

سود خاندانوں کی بربادی ہے دلوں سے رحمت ورأفت کا زائل کرنے والا ہے اور دولت مندوں اور تنگ دستوں میں دشمنی پیدا کرتا ہے۔

اس نے ہمدردی اور رحم کے جذبات کمزور کر دیئے ہیں، دولت مند ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ تنگدست کے مال کو ہڑپ کر لوں اور وہ بھیڑیئے کی طرح چیر پھاڑ کر کھانے کی فکر میں رہتا ہے۔ رحمت کی جگہ دلی سختی نے لے لی ہے، جن ملکوں میں سودی کاروبار کا دور دورہ ہے تنگدست بھوک سے مرجاتا ہے۔ اور کوئی بھی پرسانِ حال نہیں ہوتا جو اس کی بھوک دور کرے۔ اسی وجہ سے ان ملکوں میں اقتصادی تباہی اور تجارتی ٹھہراؤ اور آوارگی پیدا ہو گئی ہے۔

اسلام نے انہیں وجوہ کی بنا پر سودی لین دین کو یکسر حرام قرار دے دیا ہے تاکہ ہر مسلمان دوسرے بھائی کے لئے مددگار ثابت ہو۔ خصوصاً جب کہ سخت ضرورت درپیش ہو۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کی منشاء اور خواہش کے مطابق احکام نہیں دیتا بلکہ حقیقی مصلحتوں کے پیشِ نظر شریعت دیتا ہے جنہیں وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ جانتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔

اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ۔ "پہلا سود جو میں وضع کرتا ہوں عباس بن عبد المطلب کا سود ہے یہ سب کا سب ختم ہے"۔

بطور مثال کے بیٹے اور جاہلیت کے دور کے خون ختم ہیں اور اس کی ابتدا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان سے کردی۔ کہ ابن ربیعہ کا خون معاف ہے۔ کیونکہ مبلغ کے لئے لازم ہے۔ کہ پہلے اپنے اور اپنے خاندان سے اصلاح کی ابتدا کرے تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکے۔ سود وضع ہونے کے بعد اصل مال مالک وصول کر سکے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔ "اگر تم نے سودی کاروبار سے رجوع کرلیا تو اصل مال تمہارے لئے ہے نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کئے جاؤ"۔

عورتوں کے حقوق کا تحفظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے

اس ارشاد میں عورتوں کے حقوق کا لحاظ رکھنا اور ان کے ساتھ قانون کے دائرہ میں معاشرت کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۃ النساء آیت ۱۹) اور ان کے ساتھ معروف انداز سے زندگی بسر کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عطیہ رح کہتا ہے اس آیت کے مدِنظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَفِيهَا "کوتاہی کے باوجود بھی عورت سے
عِوَجٌ۔ نباہ کر"

یعنی عورت کی کسی کوتاہی کی بنا پر اس کے ساتھ نباہ خراب نہ کر اس سے مخالفت پیدا ہو گی۔ اور ایک دوسرے کی نافرمانی واقع ہو گی اور معاملہ جدائیگی تک جا پہنچے گا۔ کیونکہ عورتوں کے بعض ٹیڑھ پن اور مخالفت پر چشم پوشی کرنا اور ان کی خاطر مدارات کرنا ان کے ساتھ حسن معاشرت کا باعث بنے گا اور (زندگی) کے فائدے حاصل کرنے کا سبب۔

امام ترمذی اپنی سنن میں بہ ذیل بَابُ مَاجَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ فرماتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ۔

"ابوہریرۃ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے گا توڑ لے گا اور اگر تعرض نہ کرے گا تو ٹیڑھ کے باوجود بھی فائدہ حاصل کرے گا۔"

لہذا مرد پر ضروری ہے کہ اس کے ساتھ اچھی زندگی بسر کرے اور اس کے ساتھ نیک سلوک روا رکھے اور جو خطا اور غلطی اس سے سرزد ہو جائے اس پر نرمی کرے اور مرد پر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی حفاظت کرے اور اجنبی مردوں کے اختلاط سے اس کو بچائے۔ یہ اجازت نہ دے کہ بازاروں اور گلیوں میں اور مردوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اجتماعات میں آزادانہ گھومتی پھرے اور غنڈوں کو اس کے بارے میں طمع ولالچ کا موقعہ مل جائے اور یہ مذاق و مسخری کا نشانہ بنے۔ اس کے بجائے عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر میں رہے گھریلو مسائل کی تدبیر کرے بچوں کی دیکھ بھال کرے۔ عورت کا انہی فرائض میں رہنا لازم ہے اور مرد بھی اس کو انہی کا حکم دے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ۔ "عورتوں کی شرم گاہیں تم نے اللہ کے حکم سے حلال بنائی ہیں۔"

اس کی تشریح میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کلمۃ اللہ سے مراد کلمۂ اخلاص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ مسلمان عورت کسی غیر مسلم کے لئے مباح نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کلمۃ اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ۔ (سورۃ البقرۃ۔ آیت ۲۲۹) "دستور کے مطابق اپنے پاس رکھو۔ یا اچھے طریق سے چھوڑ دو۔"

بعض کہتے ہیں یہ آیت مراد ہے۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (سورۃ النساء آیت ۳) "نکاح میں لاؤ جو اچھی لگیں عورتیں دو دو۔ تین تین۔ چار چار۔"

یہ اقوال ایک دوسرے کو متلازم ہیں۔ دیکھئے مرد جب کسی عورت سے نکاح کرتا ہے تو قانون کے دائرہ میں اسے رکھنا لازم ہے اگر ان کے تعلقات پسندیدہ ہیں ورنہ آیتِ کریمہ پر عمل کرتے ہوئے اسے اچھے طریقہ سے چھوڑ دے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ عورت اس وقت تک اس کے لئے حلال نہ ہوگی جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک یہ اقرار نہ کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ۔کیونکہ مسلمان عورت غیر مسلم مرد کے لئے مباح نہیں مرد نے عورت کے ساتھ آیت بالا پر عمل کرتے ہوئے ہی نکاح کیا ہے (اسی خطبہ مبارکہ ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ۔

عورتوں پر تمہارے لیئے لازم ہے کہ جسے تم پسند نہیں کرتے اسے تمہارے بستروں پر نہ بیٹھنے دیں اگر ایسا کریں تو انہیں معمولی طور پر سزا دو ۔

مقصد یہ ہے کہ جس مرد یا عورت کو وہ رشتہ دار ہے یا اجنبی خاوند اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہیں دیتا عورتیں بھی ان کو آنے کی اجازت نہ دیں ممانعت ان سب کو شامل ہے جیسا کہ فقہاء نے یہ بھی کہا ہے کہ عورت کو حلال نہیں کہ کسی مرد یا عورت کو رشتہ دار ہو یا غیر خاوند کے گھر میں آنے کی اجازت دے ۔ اِلّا یہ کہ عورت جانتی ہو کہ خاوند اس کو نا پسند نہ کرے گا ۔کیونکہ اصل یہی ہے کہ کوئی بھی دوسرے کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو ۔ مالک اجازت دے یا جس کو اس کی طرف سے اختیار مل چکا ہو یا وہ عرفاً مالک کی اجازت جانتا ہو اگر مالک کی رضامندی مشکوک ہے جب کہ اجازت کا کوئی قرینہ موجود نہیں تو اندر آنا حلال نہیں اور نہ ہی پھر کوئی اجازت دے سکتا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ اگر ایسا کریں ان کو معمولی طور پر مارو" سے معلوم ہوتا ہے کہ تادیب اور مصلحت کے تحت عورت کو مارنا جائز ہے مگر سخت نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے حقوق کے بارے میں یہ بھی ارشاد ہوا۔

وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ "عورتوں کے لئے تم پر ان کی خوراک اور لباس معروف انداز کے مطابق لازم ہے"

اس فرمان مبارک سے معلوم ہوا عورتوں کی ضروریاتِ خورد و نوش اور لباس کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ مگر عرفی حدود کے اندر رہتے ہوئے۔ یہ حکم کتاب، سنت اور اجماع سے ثابت ہے اور اسی طرح عورت کے لئے رہائش کی مناسب سہولت مہیا کرنا بھی مرد کے ذمہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کے لئے کیا چیز حجتِ قاطعہ ہے اول کتاب اللہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللهِ۔ "میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ رہا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوط تھامے رکھا ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔"

مقصد یہ ہے کہ میرے جانے کے بعد اللہ کی کتاب قرآن تمہارے پاس رہے گی اگر تم نے اس کے اوامر و نواہی پر عمل کیا اور اس کے بیان کردہ عقائدِ حقہ کو اپنایا تو گمراہ بالکل نہ ہو گے۔

یہ عزت والی کتاب ہے اس کے آگے نہ پیچھے باطل نہیں آسکتا حکمت والے سراہے ہوئے کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح فرماتے ہیں مسلمانوں پر اللہ کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ہے کہ وہ کتاب و سنت کو تھامے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔ صحابہؓ و تابعین رحمہم اللہ میں اس پر اتفاق تھا کہ قرآن کا معارضہ کسی کی رائے یا ذوق یا عقلی دلیل اور قیاس سے نہیں ہو سکتا کیونکہ دلائلِ قطعیہ اور واضح آیات سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت اور دینِ حق لائے ہیں۔ اور قرآن اس کی راہ نمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے اس میں پہلے لوگوں کے واقعات ہیں اور بعد والوں کی خبریں۔ اس کا فیصلہ قطعی ہے مذاق نہیں۔ اگر کوئی جبار اسے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا۔ جو شخص اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہدایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کا مضبوط رستہ ہے۔ یہ ذکرِ حکیم ہے۔ یہ صراط مستقیم ہے اور یہ وہ ہے جس کے ساتھ خواہشات ٹیڑھی نہیں ہوتیں۔ کوئی اسے اپنی خواہش کی طرف نہیں موڑ سکتا بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا ملال نہیں آتا جس طرح دوسرے کلام میں ایسا ہو جاتا ہے۔ اس کے عجائب نہ ختم ہونے والے ہیں۔ علما اس سے سیر نہیں ہوتے جو اس پر عمل کرتا ہے ثواب پاتا ہے۔ جو اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے عادل ہے جو اس کی دعوت دیتا ہے صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔ مسلمانوں کی وسیع ترین حکومتیں اس لئے ان سے چھین لی گئیں کہ انہوں نے ہدایتِ قرآن سے اعراض کیا۔ اور ان کی گم شدہ عزت، سرداری اور کرامت اسی وقت پھر ان کو مل سکتی ہے جب کہ اس کی ہدایت کی طرف رجوع کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

اور دوسری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبہ میں صرف کتاب اللہ کا ذکر فرمایا ہے، سنت کا ذکر نہیں کیا اس لئے کہ قرآنِ پاک سنت پر عمل کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تلقین کرنا ہے۔ ارشاد ہے۔

أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (سورۃ النساء۔ آیت ۵۹) (سورۃ المائدہ آیت 92) "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔"

نیز فرمایا۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (سورۃ الحشر۔ آیت 7) "جو تمہیں رسول دے دے اسے لے لو اور جس سے منع کر دے۔ اس سے رک جاؤ۔"

نیز فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (سورۃ الاحزاب آیت 21) "تحقیق اللہ کا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہیں۔"

اس پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی درستگی کا سبب ہے اور دنیا و آخرت کے ہر طرح کے شر سے بچاؤ کا ذریعہ جس شخص نے اسے تھام لیا اور اس کے اوامر و نواہی پر عمل کیا سیدھے راستہ سے کبھی نہ پھسلے گا۔

قرآنِ پاک کی ایک اہم خصوصیت

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا کہ قرآن پر عمل کرنے والا دشمنوں کے شر اور ظالموں کی خفیہ تدبیروں سے محفوظ و مصئون رہتا ہے چنانچہ۔ اس آیت کی تفسیر میں کہا۔

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ "اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں ہم آپ کے اور آخرت کو نہ ماننے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا (آیت ۴۵) کے مابین چھپا پردہ بنا دیتے ہیں“۔

اسماء بنت ابوبکر رضؓ سے مروی ہے جب سورۃ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ نازل ہوئی ام جمیل بنت حرب بیچ کھاتی آئی اس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور وہ کہہ رہی تھی ہم مذمّم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اس کی بات کا انکار کرتے ہیں۔ اس کے دین سے بغض رکھتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے۔ ابوبکر رضؓ بھی آپ کے ساتھ تھے ابوبکر نے اسے آتے دیکھا تو کہا یارسول اللہ یہ آگئی ہے مجھے خطرہ ہے آپ کو دیکھ لے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتی ہے آپ نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور آیت مندرجہ بالا پڑھی وہ عورت ابوبکر رضؓ کے پاس کھڑی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نہ دیکھ سکی۔ کہنے لگی ابوبکر میں نے سنا ہے، تیرا ساتھی میری ہجو کرتا ہے ابوبکر رضؓ نے کہا اس گھر کے مالک کی قسم اس نے تیری ہجو نہیں کی وہ یہ کہتے ہوئے واپس چلی گئی قریش جانتے ہیں میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔

(اِلٰی اَنْ قَالَ الْقُرْطُبِیُّ) کعب نے اس آیت کی تفسیر میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے تین آیات کے ساتھ چھپ جاتے تھے۔ سورہ کہف کی آیت

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۔ (سورہ الکہف۔ آیت نمبر 57) ”ہم نے ان کے دلوں پر پردے لگا دیئے کہ یہ اس کو سمجھ سکیں۔ اور ان کے کانوں میں بوجھ“۔

سورۃ نحل کی یہ آیت۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى ”وہی لوگ ہیں اللہ نے ان کے دلوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ أَبْصَارِهِمْ ۔ (سورۃ النحل آیت ۱۰۸) — اور کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے "

اور سورۂ جاثیہ کی یہ آیت ۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً ۔ اَلْاٰیۃ (الجاثیہ ۔ آیت ۲۳) — "کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اس کو اللہ نے جان کر گمراہ کر دیا اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ کر دیا "

نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیات پڑھتے تو مشرکین سے مستور ہو جاتے ۔ کعبؓ کہتے ہیں ۔ میں نے شام کے ایک آدمی کو ان آیات کی اس خصوصیت کا پتہ دیا وہ ارض روم میں گیا ۔ وہاں مقیم رہا پھر ان سے ڈر کر بھاگا انہوں نے اس کا پیچھا کیا اس نے یہی آیات تلاوت کیں ۔ دشمن اسی راستہ پر چلتے رہے مگر وہ اسے نہ دیکھ سکے ۔ ثعلبی کہتا ہے ۔ کعب کی مذکورہ روایت میں نے ری کے ایک شخص سے بیان کی وہ دیلم میں گرفتار ہو گیا کچھ مدت وہاں رہا پھر نکل بھاگا اس کی تلاش میں نکلے اس نے بھی یہی آیات تلاوت کیں ان کے کپڑے اس کے کپڑوں سے لگتے رہے مگر وہ اسے نہ دیکھ سکے ۔ میں کہتا ہوں ۔ ان آیات کے ساتھ سورہ یٰسٓ کی ابتدائی آیات فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ تک کا اضافہ بھی کر لیا جائے جیسا کہ سیرت کی کتب میں ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؓ کے آپ کے بستر پر سونے کے واقعہ کے ذیل میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اپنے ہاتھ میں مٹی کی ایک مٹھی لی اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی آنکھوں کو پکڑا وہ آپ کو نہ دیکھ سکے وہی مٹی ان کے سروں پر ڈالی اور آپ یہ آیات پڑھتے رہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	"شروع کرتا ہوں اللہ بہت رحم کرنے والے
يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ	مہربان کے نام سے یٰسین اور قرآن حکیم
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ	کی قسم ہے آپ یقیناً رسولوں میں
مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ	سے ہیں اور راہ راست پر ۔ یہ (قرآن)
الرَّحِيْمِ ۔۔۔ الی قولہ ۔	غالب، مہربان کا اتارا ہوا ہے ۔
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنا دی
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا	اور ان کے پیچھے پس ہم نے ان
فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ	کو ڈھانپ دیا پس وہ نہیں دیکھتے
(یٰسٓ آیت ۹)	ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کی تلاوت سے فارغ ہوئے اور ان میں سے ہر ایک کے سر پر مٹی ڈالی۔ پھر آپ جہاں جانا چاہتے تھے تشریف لے گئے ۔

قرطبی کہتا ہے مجھے کبھی اپنے بلاد میں اس کا تجربہ ہوا میں دشمن کے آگے بھاگا اور ایک طرف کو ہو لیا کھلے میدان میں بیٹھا تھا کہ دشمن کے دو سوار تلاش کرتے ہوئے آ گئے وہاں میرے چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی میں سورۂ یٰسین کی ابتدائی آیات اور دیگر آیات قرآنیہ پڑھتا رہا وہ میرے پاس سے گذر گئے اور پھر اسی راستہ واپس ہوئے وہ کہتے جا رہے تھے یہ کوئی جن تھا؟ درحقیقت اللہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی آنکھیں اندھی کر دی تھیں وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔ اس پر اللہ کا بہت بہت حمد و شکر
اے انسان غور کر اللہ تعالیٰ اپنی کتابِ عزیز پر عمل کرنے والوں کی کس طرح حفاظت فرماتا ہے کہ دشمن کی تدبیریں ناکام ہو جاتی ہے اور وہ ان تک نہیں پہنچ پاتا وہ مخالف کی آنکھوں پر پردے ڈال دیتا ہے تاکہ وہ اسے دیکھ کر کوئی گزند نہ پہنچا سکیں۔

امام قرطبی رح کا واقعہ آپ کے سامنے ہے کہ وہ کھلے میدان میں تھے دو سوار انہیں تلاش کرتے رہے۔ کوئی چیز بھی دیکھنے میں حائل نہ تھی نہ درخت نہ پہاڑ اور نہ کوئی دوسری چیز جب کہ وہ تھے بھی نہایت قریب کہ امام قرطبیؒ ان کی باتیں سن رہے تھے انہیں دیکھ بھی رہے تھے اس کے باوجود وہ نہ دیکھ سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھا کر دیا اور وہ ناکام واپس ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے امام قرطبی رح کی حفاظت اس وقت فرمائی جب کہ انہوں نے اللہ کی پناہ لی اور اس کی کتابِ عزیز کو مضبوط پکڑا۔

رسولوں کے متعلق اُمتوں سے سوال ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ میں) فرمایا۔

وَاَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَاذَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ۔ "اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائیگا تم کیا جواب دو گے؟"

یعنی میرے تم تک احکام الٰہی پہنچانے یا نہ پہنچانے کے بارے میں تم سے پوچھا جائیگا۔ تم کیا کہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ "ہم ضرور پوچھیں گے ان سے جن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ (سورہ الاعراف آیت ۶) طرف بھیجے گئے ۔ اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے ۔"

صحابہ کرام نے آپ کے سوال کے جواب میں کہا ۔

نَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ۔ "ہم گواہی دیں گے آپ نے حق تبلیغ ادا کیا اور خیر خواہی کی ہے ۔"

یعنی تمام انسانوں کی طرف جو پیغام دے کر آپ کو بھیجا گیا تھا وہ پہنچا دیا اور آپ نے امانت پورے طور پر ادا کر دی ، امت کی خیر خواہی میں اپنی پوری طاقت صرف کر دی کہ ان کو دین د آخرت میں تمام مفید باتیں بتائیں اور ان کو تباہ و برباد کرنے والی ہر چیز سے ڈرایا ۔ آپ نے امت کو ہر ہر اچھائی کا پتہ دیا ، اور انہیں شوق دلایا اور ہر طرح کے شر سے بچنے کی تنبیہ کی اور اس سے ڈرایا ۔

اللہ تعالیٰ کا عرش پر علو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ میں) آسمان کی طرف انگلی کا اشارہ کیا اور لوگوں کی طرف اسے جھکایا تین بار فرمایا اے اللہ گواہ رہ یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کی طرف انگلی اٹھائی اہل سنت و جماعت اور امت کے اوائل صحابہ و تابعین کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور مخلوق سے جدا اور بائن ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (سورہ طٰہٰ آیت ۵) "رحمان عرش پر مستوی ہے"

اس بارے میں آیات و احادیث کثیرہ وارد ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور علماء[1] نے اس مسئلہ پر کتابیں تالیف کی ہیں۔ ان میں امام ذہبی رح کی کتاب "العلو للعلی الغفار" اور موفق الدین بن قدامہ حنبلی کی کتابیں معروف ہیں۔ دیگر کتب بھی آیات و احادیث و آثارِ صحابہ و تابعین سے اس مسئلہ پر بھر پور ہیں جاہلی عرب بھی اپنے اشعار میں اللہ کے عرش پر مستوی ہونے کا ذکر کرتے ہیں لہذا اس بارے میں ہم مزید دلائل بیان کر کے طوالت نہیں کریں گے۔ جو دلائل دیکھنا چاہے متعلقہ کتب کا مطالعہ کرے۔ یاد رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف اشارہ اس لئے کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تبلیغ رسالت اور ادائیگی امانت پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانا چاہتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ یوم النحر

امام احمد رح جابر رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا:۔

فَقَالَ اَیُّ یَوْمٍ اَعْظَمُ حُرْمَةً فَقَالُوْا یَوْمُنَا هٰذَا قَالَ اَیُّ شَهْرٍ اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ

"آپ نے کہا حرمت میں کونسا دن بڑا ہے۔ لوگوں نے کہا ہمارا یہی دن آپ نے فرمایا حرمت میں کونسا مہینہ بڑا ہے لوگوں نے کہا یہی ماہ آپ نے فرمایا حرمت میں کونسا شہر عظیم ہے لوگوں نے کہا ہمارا یہی شہر

[1] اردو میں علامہ بدیع الدین شاہ راشدی کی کتاب توحیدِ خالص میں بھی اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

آپ نے فرمایا تو تمہارے خون، تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس بلدہ میں اور اس مہینہ میں ہے۔ کیا میں پہنچا چکا لوگوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "اَعْظَمُ حُرْمَۃً" کا مطلب ہے وہ کونسا دن ہے جس میں لڑائی اور دیگر زیادتیاں دوسرے ایام کی نسبت سے زیادہ حرمت رکھتی ہیں یومنا ہذا سے مراد دس ذوالحجہ ہے اور شہرنا ھذا سے مراد ذوالحجہ ہے۔ اور بلدنا ھذا سے مراد مکہ ہے۔ کیونکہ مکہ زمین کے جملہ قطعات سے افضل ہے۔ اس میں کعبہ مشرفہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے قیام اور امن بنایا۔

اسی شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اور آپ کو رسالت ملی خلفاء راشدین کا مولد بھی یہی ہے اس کی فضیلت اور عظمت شان میں بکثرت نصوص وارد ہیں۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح اس دن، اس مہینہ اور اس شہر میں ناحق قتال اور تشدد شدید ترین جرم ہے دوسرے ایام، دوسرے بلاد اور دیگر مہینوں میں واقع تشدد اور خون ریزی کی نسبت سے اسی طرح تمہارے خون اور اموال اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں معلوم ہوا مسلمان کا مال لوٹنا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا خون اور عزت اس کی پوری وضاحت تشریح خطبہ یوم عرفہ میں پہلے بیان ہو چکی ہے۔

مال، خون اور عزت کی حرمت کو اس دن کی حرمت (اس شہر اور اس ماہ میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کہ عرب قبائل اس دن اس شہر اور اس ماہ کی حرمت توڑنے کو کسی صورت جائز نہ سمجھتے تھے۔

ابن منیر کہتا ہے احکام کا تعلق مکلفین کے افعال سے ہوتا ہے، دن اور بلدہ اور مہینہ کی حرمت سے مراد ان میں مکلفین کے افعال یعنی نفس، مال اور عزت پر ڈاکہ ڈالنے کی حرمت ہے۔ تو اس حدیث میں مشبّہ اور مشبّہ بہ ایک ہی ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں اصل مفہوم یہ ہے، کہ اس بلدہ کے علاوہ دیگر بلاد میں اور دوسرے ایام و ماہ میں ان جرائم اور تشددات کو معمولی نہ جانیئے اور اس شہر اور اس دن اور اس ماہ میں تعدی اور ظلم غلیظ ترین جرم ہونے کا مطلب یہ نہ سمجھیں کہ دیگر مواضعات میں یہ جرم سخت نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح اس شہر میں اور اس دن میں تم ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت لازم جانتے ہو اس طرح دوسرے ایام اور بلاد میں بھی انسانی خون انسانی اموال اور عزتوں کی حفاظت لازم ہے۔ ان میں فرق کرنا تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ "کیا میں تمہیں پہنچا چکا لوگوں نے جواب دیا ہاں آپ نے فرمایا اللہ گواہ رہ"

یعنی مجھے جو پیغام تمہاری طرف پہنچانا تھا وہ پہنچا چکا ہوں؟ یہ اس لئے پوچھا کہ تبلیغ کرنا آپ پر فرض تھا لوگوں نے جواب دیا آپ نے تبلیغ کی ہے آپ ادا امانت کر چکے اور امت کی خیر خواہی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اللہ کو گواہ بنایا۔ آپ نے اس آیت پر پورا پورا عمل فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ. (سورۃ المائدہ آیت 67)

"اے رسول جو آپ کی طرف آپ کے رب سے اتارا گیا ہے اسے پہنچا دیں اگر آپ نے نہ کیا تو رسالت نہ پہنچائی۔"

حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک اور خطبہ

سنن ابن ماجہ میں بروایت شبیب بن غرقدہ عن سلیمان بن عمرو عن عمرو بن الاحوص مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔

"يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهِ أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَدًا وَلٰكِنْ

"اے لوگو! کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے تین بار فرمایا لوگوں نے کہا حج اکبر کا دن آپ نے فرمایا پس تمہارے خون، مال اور عزتیں تمہارے درمیان حرام ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس ماہ اور اس شہر میں۔ خبردار ہر قصور کرنے والا اپنے قصور کا خود ذمہ دار ہے۔ والد کا قصور اولاد پر نہیں اور اولاد کا قصور والد پر نہیں ہے۔ خبردار شیطان نا امید ہو گیا ہے کہ اس بلدہ میں اس کی عبادت کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَيَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰى بِهٖ اَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ مَا اَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ؟ اَلَا يَا اُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا نَعَمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

البتہ بعض چیزوں میں اس کی اطاعت ہوگی جنہیں تم معمولی سمجھوگے وہ اسی پر راضی ہوجائیگا۔ جاہلیت کے خون موقوف ہیں۔ پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جسے ہذیل نے قتل کر دیا تھا جب کہ وہ بنولیث میں مدتِ رضاعت پوری کر رہا تھا خبردار جاہلیت کے سود منسوخ کر دیئے گئے۔ اب تم اصل مال لے سکتے ہو۔ نہ دوسروں پر زیادتی کرو۔ اور نہ تم پر زیادتی ہو، اے امت کیا واقعی میں تمہیں تبلیغ کر چکا؟ تین بار فرمایا لوگوں نے جواب دیا ہاں آپ نے تین بار فرمایا اے اللہ گواہ رہ۔"

جرم کی سزا کا سزاوار مجرم ہی ہے

اس خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى

"خبردار ہر جرم کرنے والا اپنے جرم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفسِہٖ - خود ذمہ دار ہے"

نہایہ میں ہے جنایت اس گناہ اور جرم کو کہتے ہیں جس پر دنیا و آخرت میں عذاب یا قصاص لازم ہوتا ہو۔ مقصد یہ کہ ایک شخص کے جرم کی سزا اس کے رشتہ داروں (قریبی ہوں یا دور کے) کو نہ بھگتنا پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (سورۃ فاطر۔ آیت 18) "کوئی گناہ کرنے والا دوسرے کا گناہ نہ اٹھائے گا"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (سورۃ المدثر آیت 38) "ہر نفس اپنی کمائی کے ساتھ گروی ہے"

ہر شخص کو اس کی نیکیوں اور اچھے اعمال کا بدلہ ملتا ہے اور جس جرم کا وہ ارتکاب کرے خون میں ہو یا مال میں یا عزت میں اس کی سزا کا مستحق بھی وہی آپ ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ۔ "والد اپنی اولاد پر جنایت نہیں کرتا اور اولاد اپنے والد پر جنایت نہیں کرتی۔"

عربوں میں دستور تھا کہ ایک شخص کے جرم کی پاداش میں اس کے کسی قریبی کو پکڑ لیتے چونکہ یہ ظلم تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا کہ ہر جنایت کرنے والا اپنے آپ پر ہی جنایت کرتا ہے لَا يَجْنِيْ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد جنایت سے نہی مقصود ہے یا نفی جنایت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی ۔ "کوئی گناہ گار دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔"

ولد اور والد کا نام اس لئے لیا گیا ہے کہ یہ قریب ترین رشتے ہیں جب یہ ایک دوسرے کے افعال کے ذمہ دار نہیں ہیں تو دوسرا کون ذمہ دار ہوگا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے ۔
لَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْمَۃِ اَخِیْہِ ۔ کہ "کسی انسان کو اس کے بھائی کے جرم میں نہ پکڑا جائے۔"
قانون یہ ہے کہ مجرم کو ہی اس کے جرم میں گرفتار کیا جائے ۔

جزیرۃ العرب میں کفر وشرک سے ابلیس کی مایوسی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔
اَلَا اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَبَدًا ۔ "یقیناً شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ کبھی بھی تمہارے اس شہر میں اس کی عبادت کی جائے"۔

اس نے جب دیکھا کہ اسلام پھیل رہا ہے لوگ گروہ در گروہ اس میں داخل ہو رہے ہیں ۔ اس لئے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں اس کی پوجا کی جائے ۔ اس کی عبادت سے مراد کفریہ کاموں میں اس کی اطاعت ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔
اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یَا بَنِیْٓ "اے اولاد آدم کیا میں نے تمہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

أَدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۔ نصیحت نہیں کی کہ شیطان کی عبادت نہ کرو۔"
(سورہ یٰسین ۔ آیت نمبر ۶۰)

یعنی اس کی اطاعت نہ کرو۔ شیطان کی ناامیدی کفار کی ناامیدی کی طرح ہے ارشادِ حق تعالیٰ ہے ۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ "آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں ۔"
(سورۃ المائدہ آیت ۳)

کہ کفار مایوس ہو چکے تھے کہ مسلمان اسلام سے خارج ہو کر کفر میں چلے جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مایوسی کی نسبت شیطان کی طرف فرمائی یہ نہیں کہا کہ اللہ نے اس کو مایوس کر دیا ہے ۔ شیطان کے از خود مایوس ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ مایوسی محقق بھی ہو جب اللہ کے دشمن نے جزیرۃ العرب میں اسلامی شیوع اور عظمت کو دیکھا تو مسلمانوں کے دینِ اسلام کو ترک کر دینے اور شرک میں واپس جانے سے مایوس ہو گیا اس طرح کافر بھی مسلمانوں کے ارتداد اور ترکِ دین سے مایوس تھے ۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سرزمینِ عرب میں وجودِ کفر ممتنع ہے ۔ ابن رجبؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں، شیطان اس سے مایوس ہے کہ امت اصل شرکِ اکبر پر مجتمع ہو اس کی وضاحت اس سے ملتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہلِ جزیرۃ میں بہت سے قبائل مرتد ہو گئے تھے ۔ اور ابوبکر رضؓ نے ان سے قتال فرمایا ۔ ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور ابوبکر خلیفہ بنے تو عربوں میں بعض نے کفر کیا اور بنو حنیفہ مرتد ہو گئے ۔ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جزیرۃ العرب میں شرک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقع نہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں شرک کا وقوع بدیہی ہے دیکھئے کتنا لوگ مرتد ہو گئے، مسیلمہ اور اس کے دوست کافر ہو گئے اسود عنسی اور اس جیسے کتنا لوگ یہاں ہوا کئے۔ کیا اس حدیث کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کافر نہیں تھے؟ میرے خیال میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے نیز امت کے بعض افراد قبروں کے پاس ذبح کرتے ہیں نذر مانتے ہیں۔ مشکل کشائی چاہتے ہیں اور اصحاب القبور سے مدد مانگتے ہیں یہ بھی توحید کے منافی ہے اور شرک ہے۔

امام بخاری اپنی صحیح میں بذیل بَابُ تَغَيُّرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تُعْبَدَ الْاَوْثَانُ۔ یوں فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ۔	"ہمیں حدیث بیان کی ابو الیمان نے ہمیں خبر دی شعیب نے وہ زہری سے کہ کہا سعید بن المسیب نے مجھے ابوہریرہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی اس سے پہلے کہ دوس کی عورتیں ذوالخلصہ کے ارد گرد طواف کریں گی۔"

ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے حاکم رح کی درج ذیل حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ "عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَدَّافَعَ مَنَاكِبُ نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ۔ قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ بنو عامر کی عورتوں کے کاندھے ذوالخلصہ نامی بت پر کھوے سے کھوے چھلیں گے۔

ابن عدی ابو معشر سے وہ سعید سے وہ ابوہریرہ سے مرفوعًا بیان کرتے ہیں

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى۔ "لات اور عزی کی عبادت سے پہلے قیامت قائم نہ ہوگی"۔

جو شخص شیطان کی مذکورہ مایوسی کی حدیث کی بناء پر کہتا ہے کہ جزیرۃ العرب میں شیطان کی عبادت نہ ہوگی وہ صحابہ کرام رض کی مسیلمۃ اور اسود عنسی وغیرہ مرتدین کے ساتھ لڑائی کو غلط قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں ثابت ہوچکا ہے کہ لات اور عزی کی عبادت سے پہلے قیامت نہ ہوگی۔ نیز ایک اور صحیح حدیث میں ہے۔

اِنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ بَلْ يَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ مِنْهَا عَلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔ "دجال مدینہ میں داخل نہ ہوسکے گا۔ بلکہ سبخہ میں فرودکش ہوگا۔ اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آئیگا۔ سب کافر اور منافق اس سے نکل جائیں گے"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا اس وقت مدینہ میں کافر اور منافق بھی موجود ہوں گے۔

مسلمانوں کی معمولی کوتاہیوں پر ابلیس کا راضی ہونا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ سَيَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِىْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰى بِهَا۔ "تمہارے بعض ان کاموں میں جنہیں تم حقیر جانو گے اس کی اطاعت ہوتی رہے گی وہ اس پر خوش ہوگا"

اس کا مطلب ہے کہ وہ قتل، لوٹ وغیرہ کبائر اور کفریہ کاموں سے کم تر امور پر راضی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جھوٹ، خیانت، دھوکہ دہی وغیرہ جرائم کافروں کی نسبت سے مسلمانوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں کیونکہ کفار کے کفر پر وہ راضی ہو چکا ہے جزوی جرائم کا انہیں وسوسہ نہیں ڈالتا۔ مسلمانوں کو چونکہ کافر نہیں بنا سکتا اسی لئے ان کو گناہوں میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے

علی رضؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔

اَلصَّلٰوةُ الَّتِىْ لَيْسَ لَهَا وَسْوَسَةٌ اِنَّمَا هِىَ صَلٰوةُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى "جس نماز میں وسوسہ نہیں ہے وہ یہود و نصاریٰ کی نماز ہے"

کیونکہ کفر کی وجہ سے سرے سے ان کی نماز ہے ہی نہیں۔ ایک ضرب المثل ہے۔

لَا يَدْخُلُ اللِّصُّ فِىْ بَيْتٍ اِلَّا فِيْهِ مَتَاعٌ نَفِيْسٌ۔ "چور اسی گھر میں داخل ہوتا ہے۔ جہاں قیمتی سامان ہو"

کافروں کے ویران گھروں میں چور کی طرح شیطان بھی داخل نہیں ہوتا وہ انہی گھروں میں گھس جاتا ہے جہاں قیمتی اثاثہ ہو چاہے اس میں سے تھوڑا سا ہی کیوں نہ لے اڑے کیونکہ وہ سب سامان تو نہیں لے جا سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داعی پہلے اپنی حالت سنوارے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا وَ كُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ ۔ "خبردار جاہلیت کے تمام خون وضع کر دیئے گئے۔"

جس طرح جاہلی خون کے مطالبات ختم ہو گئے اسی طرح فاسد تجارات جن پر قبضہ نہ ہوا ہو بھی ختم قرار پائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ابتدا اپنے خاندان سے کی تاکہ سامعین کے دلوں میں بات پختہ ہو جائے اور وہ قبول کرلیں۔ کیونکہ حکم دینے والا یا منع کرنے والا اپنے آپ اور اپنے خاندان سے جب کسی امر و نہی کی ابتدا کرے گا تو اس کا وعظ دلوں میں اثر پیدا کرے گا اور اگر خود انسان اپنے وعظ و نصیحت پر عمل نہ کرے تو اس کی بات دلوں میں پورا اثر نہیں کرتی۔

اہمیتِ تبلیغِ دین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔

اَلَا يَا اُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ "اے امت! کیا میں تمہیں پہنچا چکا؟ لوگوں نے کہا ہاں آپ نے تین بار فرمایا اے اللہ! گواہ رہ۔"

اس حدیث کی پوری تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبۂ یوم عرفہ میں مذکور ہو چکی ہے آپ نے تین بار اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا اور لوگوں سے اقرار لیا کہ آپ نے تبلیغ کر دی ہے۔ لوگوں نے بھی اس کا اعتراف کیا کہ آپ پیغام حق پہنچا چکے، امانت ادا کر دی، امت کی خیر خواہی کی اور اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہ میں حق جہاد ادا کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اللہ کا دین مکمل تھا اور صحیح طور پر لوگوں تک پہنچ چکا تھا۔

سنن ابنِ ماجہ میں روایت ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَ النَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ

"ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی میرے باپ نے محمد بن اسحق سے وہ عبدالسلام سے وہ زہری سے وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کے مقام خیف میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ اس مرد کو خوش کرے جو میری بات سنتا ہے اور اسے پہنچا دیتا ہے۔ کئی علم لینے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور اپنے سے زیادہ سمجھدار کو پہنچا دیتے ہیں۔ تین چیزوں پر مومن کا دل کینہ نہیں کرتا اللہ کے لئے خالص عمل، مسلمانوں کے سربراہوں کی اطاعت اور مسلمان جماعت کے ساتھ لزوم، ان کی دعائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20440

دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَاءِهِمْ۔ سب کو محیط ہوتی ہیں"۔

اصمعی کہتا ہے اس حدیث میں لفظ نَضَّرَ اللّٰہُ میں ضاد مشدد ہے نووی نے کہا اکثر کا قول یہی ہے بعض کہتے ہیں اسے مخفف پڑھا جائے مقصد یہ کہ اللہ نے اس شخص کو بہجت وسرور سے مختص کیا ہے کہ اسے علم دیا اور دنیا میں لوگوں کے مراتب کی سمجھ اور اخروی نعمتوں کا ادراک دیا حتیٰ کہ اس پر آسودگی اور نعمت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی صحیح تبلیغ کرنے والے کے لئے ہی دعا فرمائی ہے اس لئے کہ اس نے علم کو تازہ کرنے اور سنت کی تجدید کی سعی کی ہے لہذا اس کے مناسب حال دعا کا صلہ اسے عطا ہوا۔

یہ حدیث کی فضیلت وشرف اور اس کے طالبین کے علوِ مرتبت کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں ایک ایسی دعا فرمائی ہے جس میں امت کے کسی فرد کو شریک نہیں کیا۔ اگر طلبِ حدیث اس کے حفظ کرنے اور اس کی تبلیغ میں اس کے سوا اور کوئی بھی فائدہ نہ ہو کہ اس دعا مبارک کی برکت مل جائے تو یہ کوئی معمولی جائداد نہیں ہے۔

حدیث کی روایت بالمعنیٰ

محی السنۃ کہتا ہے حدیث کا مفہوم بیان کرنے کے بارے میں اختلاف ہے حسن شعبی اور نخعی اس کے جواز کے قائل ہیں۔ مجاہد کہتا ہے حدیث میں کمی جتنا چاہے کرلے مگر اضافہ نہ کرے۔ سفیان کہتا ہے اگر میں کہوں کہ میں نے جس طرح سنا ہے بعینہ وہی الفاظ بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا۔ میں مفہوم بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں۔ وکیع کہتا ہے اگر معنیٰ میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے ایوب ابن سیرین سے نقل کرتا ہے میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا۔ ان کے الفاظ مختلف ہوتے مگر مفہوم ایک ہی ہوتا۔

ایک گروہ کہتا ہے اصل لفظ کو یاد کیا جائے۔ ابن عمرؓ بھی انہیں میں ہے قاسم بن محمد، ابن سیرین، مالک بن انس، ابن عیینہ کا قول بھی یہی ہے۔

محی السنۃ کہتا ہے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک روایت بالمعنیٰ حرام ہے اور اکثر کے نزدیک جائز ہے بہتر ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

راوئ حدیث کے لئے فقیہ ہونا شرط نہیں ہے

البتہ یہ شرط ہے کہ وہ حدیث کو خوب حفظ کر چکا ہو فہم وتدبر فقیہ کی ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ مذکورۃ الصدر حدیث میں ہے کہ کئی حامل علم فقیہ ہوتے ہیں مگر جسے حدیث پہنچا رہے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ فقیہ ہو سکتے ہیں لہذا افقہ تک حدیث ضرور پہنچا دینی چاہیے تاکہ وہ اس میں استنباط کر سکے جو حامل نہیں کر سکتا تھا۔ ان الفاظ شریفہ میں نقل و روایت کا فائدہ بتایا جا رہا ہے۔ طیبی کہتا ہے عبادت کا اصل مفہوم یوں بنتا ہے "رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اَدَّاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ" یعنی کئی علم لینے والے اسے اپنے سے زیادہ سمجھدار کی طرف ادا کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ میں يُغِلُّ کی ضمیر مومن کے قلب کی طرف راجع ہے۔ اور یہ بفتح یا اور بکسر غین ہے۔ غل سے مشتق بمعنیٰ ضغن و حقد یعنی مومن کے دل میں کینہ اور غصہ نہیں داخل ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اسے حق سے منحرف کر سکے۔

عمل میں خلوص اور جذبہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے معلوم ہوا عمل وہی مقبول ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور جس میں محض اللہ کی ذات مطلوب ہو کسی اور غرض کی آمیزش اس میں نہ ہو۔ اگر عمل سے غیر حق مطلوب ہے مثلاً علم برائے حصولِ ملازمت یا طلبِ جاہ و مرتبہ یہ عمل غیر مقبول ہے کہ اس میں نیتِ صالحہ مفقود ہے۔ بلکہ عمل خالص اللہ کے لئے ہونا چاہیے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق۔ اس سے واضح ہوا کہ عمل کی قبولیت کے لئے دو اصل ہیں۔ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"

اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ "جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے۔ وہ مردود ہے۔"

پس عمل خالص اور درست ہونا چاہیے۔ خالص اللہ کے لئے اور درست یوں کہ سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (سورۃ الملک آیت ۲) "تاکہ تمہیں آزمائے کہ کس کے عمل اچھے ہیں۔"

اس کی تفسیر میں فضیل بن عیاض کہتا ہے "اَحْسَنُ" سے مراد "اَخْلَصُ" اور "اَصْوَبُ" ہے "اَخْلَصُ" یہ کہ محض اللہ کے لئے ہو اور "اَصْوَبُ" یہ کہ سنّتِ رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ اگر عمل خالص ہے مگر درست نہیں تو غیر مقبول اور اگر درست ہے مگر خالص نہیں تو بھی غیر مقبول۔ خالص بھی ہو اور درست بھی تو مقبول ہے۔

نیت کے بغیر عمل محض مشقت، بغیر اخلاصِ نیت ریا ہے اور اخلاص درستگی کے بغیر بے کار۔

سربراہانِ اہلِ اسلام کی اطاعت اور لزومِ جماعتِ مسلمین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَالنُّصْحُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ۔ "مسلم حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور مسلمان جماعت کے ساتھ رہنا۔"

نصح کا مطلب ان کے لئے اچھائی کا ارادہ ہے۔ ابن رجب حنبلی کہتا ہے۔ النصیحۃ اسلام، ایمان اور ایمان کی جملہ خصال کو شامل ہے مقصد یہ ہے کہ مسلمان حکام کی اطاعت کی جائے حق پر ان کے ساتھ معاونت ہو۔ انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے تو اچھے اسلوب اور نرمی کے ساتھ۔ ان کے خلاف بغاوت سے احتراز کیا جائے۔ ان کے لئے توفیق الہٰی کی دعا کی جائے، غفلت کی صورت میں ان کو متنبہ کیا جائے۔ غلطی کی صورت میں راہ راست کا پتہ دیا جائے۔ رعیت کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کی جائے۔ متنفر دلوں کو ان کی طرف متوجہ کیا جائے اور ان کے خلاف خروج نہ کیا جائے بلکہ عام جماعت مسلمین کے ساتھ رہنا چاہیے۔

(آپ کا ایک اور خطبہ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ أَبُوحُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُونَ فِي أَيِّ شَهْرٍ أَنْتُمْ وَفِي أَيِّ يَوْمٍ أَنْتُمْ وَفِي أَيِّ بَلَدٍ أَنْتُمْ فَقَالُوا فِي يَوْمٍ حَرَامٍ وَبَلَدٍ حَرَامٍ وَشَهْرٍ حَرَامٍ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَفِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَهُ ثُمَّ قَالَ اِسْمَعُوا مِنِّي تَعِيشُوا أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا تَظْلِمُوا إِنَّهُ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ وَمَالٍ وَمَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی باگ پکڑے ہوئے تھا ایام تشریق کا درمیانی دن تھا لوگوں کو آپ سے ہٹا رہا تھا آپ نے فرمایا اے لوگو! جانتے ہو تم کس ماہ میں ہو؟ اور کس دن میں؟ اور کونسے شہر میں؟ لوگوں نے جواب دیا حرمت کے دن میں حرمت کے بلدہ میں اور حرمت کے مہینہ میں۔ فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اس دن اس مہینہ اور اس بلدہ کی حرمت کی طرح تم پر قیامت تک کے لئے حرام ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا میری بات سنو اور حیات دوام حاصل کرو۔ خبردار ظلم نہ کرو۔ ظلم نہ کرو، ظلم نہ کرو۔ کسی مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر حلال نہیں ہے۔ خبردار خون، مال اور جاہلی دور سے آمدہ مطالبے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَاٰثِرُ تَحْتَ قَدَمَیْ هٰذِهٖ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ يُوْضَعُ دَمُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضٰى اَنَّ اَوَّلَ رِبًا يُوْضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ اَلَا وَاِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ ثُمَّ قَرَاَ۔

قیامت تک میرے اس قدم کے نیچے ہیں۔ پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے یہ بنو لیث میں مسترضع تھا ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ خبردار جاہلی سود وضع کر دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق سب سے پہلے عباس بن عبدالمطلب کا سود وضع کیا جا رہا ہے۔ تمہیں اصل مال ملے گا۔ نہ ظلم کرو۔ نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ خبردار زمانہ اسی ہیئت پر آ پہنچا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اس کی کتاب میں بارہ ماہ ہے اسی دن سے جس دن کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں چار مہینے حرمت کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أنفسكم ألا لا ترجعوا بعدي
كفارا يضرب بعضكم رقاب
بعض ألا إن الشيطان قد
أيس أن يعبده المصلون
ولكنه في التحريش بينكم
واتقوا الله في النساء فإنهن
عندكم عوان لا يملكن
لأنفسهن شيئا وإن لهن
عليكم حقا ولكم عليهن
حقا أن لا يوطئن فرشكم
أحدا غيركم ولا يأذن في
بيوتكم لأحد تكرهونه فإن
خفتم نشوزهن فعظوهن
واهجروهن في المضاجع
واضربوهن ضربا غير مبرح
ولهن رزقهن وكسوتهن
بالمعروف وإنما أخذتموهن
بأمانة الله واستحللتم
فروجهن بكلمة الله عز وجل

یہ سیدھا نظام ہے ان میں کسی پر
زیادتی نہ کرو۔ میرے بعد کافر نہ بن جانا
کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے
لگ جاؤ۔ شیطان مایوس ہو چکا
ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں
گے ہاں وہ لڑاتے ہیں تمہارے
بیچ رہے گا۔ عورتوں کے بارے
میں اللہ سے ڈرو۔ ان کے تم پر حقوق
ہیں اور تمہارے لئے ان پر حق ہے
کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہاری مرضی
بغیر کسی کو نہ بیٹھنے دیں نہ تمہارے گھروں
میں کسی کو آنے دیں جسے تم اجازت
نہیں دینا چاہئے۔ اگر ان کی نافرمانی
کا خطرہ محسوس کرو۔ تو انہیں سمجھاؤ
اور الگ بستر کرلو۔ اور معمولی سا
مارو حالات کے مطابق ان کی روزی
اور لباس مرد پر ہے تم نے انہیں
اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور
اللہ کے حکم سے ان کی شرم گاہیں حلال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَا وَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا وَبَسَطَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثُمَّ قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَسْعَدُ مِنْ سَامِعٍ ۔

کی ہیں۔ خبردار جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اس کی واپس کر دے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور فرمایا ہاں میں پہنچا چکا ہوں؟ میں پہنچا چکا ہوں پھر ارشاد فرمایا حاضر غائب کو پہنچا دیں۔ کئی پہنچائے ہوئے سامع سے زیادہ سعادت مند ہوتے ہیں۔

حمید نے کہا کہ حسن نے کہا واللہ انہوں نے سعادت مند اقوام تک آپ کا پیغام پہنچا دیا۔

(تشریح)

ابو حُرَّۃ بضم حاء مہملہ و تشدید راء ہے ابو حرۃ کا نام حنیفہ ہے بعض کہتے ہیں ان کا نام حکیم ہے الرَّقاشی بفتح راء و تخفیف قاف الف کے بعد شین معجمہ۔ ابوداؤد نے ثقہ کہا اور ابن معین نے ضعیف "اَذُوْدُ عَنْهُ النَّاسَ" یعنی میں لوگوں کو آپ سے دور کر رہا تھا اور پرے ہٹا رہا تھا۔

خون و مال اور عزت کا تحفظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ میں) فرمایا:-

يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ اَنْتُمْ وَفِيْ اَيِّ

"اے لوگو! جانتے ہو کس مہینہ میں ہو؟ کونسے دن میں؟ کس شہر میں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَوْمٍ وَفِي أَيِّ بَلَدٍ أَنْتُمْ فَقَالُوا فِي يَوْمٍ حَرَامٍ وَبَلَدٍ حَرَامٍ وَشَهْرٍ حَرَامٍ۔

لوگوں نے جواب دیا حرمت کے دن میں حرمت والے بلدہ میں اور حرمت والے مہینہ میں"۔

مقصد یہ ہے یہ مہینہ ذوالحجہ یہ ایام تشریق کا درمیانی دن اور یہ بلدہ مکہ مکرمہ احترام میں سب سے بڑے ہیں ان میں قتال اور تعدی کرنا دوسرے ایام، دوسرے بلاد اور دوسرے مہینوں کی نسبت سے زیادہ گناہ ہے اگرچہ یہ کام کل ایام اور کل بلاد میں بھی حرام اور ممنوع ہیں تاہم اس بلدہ میں اور اس وقت میں اشد ترین اور بدترین جرم ہیں۔ اس کی پوری تشریح پہلے بیان ہو چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تشبیہ میں اس دور کے لوگوں کو معروف خیالات کہ یہ بلدہ یہ یوم اور یہ ماہ حرمت والے ہیں کے پیش نظر یہ وعظ و تذکیر فرمایا کہ انسانی خون، مال اور عزت کا احترام بھی اسی طرح ملحوظ رکھا جائے جس طرح ان ایام، بلدہ اور ماہ کا احترام ملحوظ ہوتا ہے۔

آپ کی سنت کی اتباع میں زندگی ہے جس میں ظلم کی کوئی گنجائش نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِسْمَعُوا مِنِّي تَعِيشُوا أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا تَظْلِمُوا۔

"میری بات سنو، زندگی حاصل کرو خبردار ظلم نہ کرو، ظلم نہ کرو۔ ظلم نہ کرو"۔

ظلم کسی چیز کو غیر محل میں رکھنے کا نام ہے شرع میں لوگوں کے خون، عزت،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مال میں تعدی کرنے کو ظلم قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا۔ حدیث قدسی میں ہے۔

اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا۔ "میں نے خود پر ظلم حرام کیا اور تمہارے مابین بھی حرام قرار دیا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔"

اللہ نے خبر دی کہ وہ بندوں پر ظلم نہ کرے گا۔ ارشاد ہے۔

وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (سورۃ فصلت۔ آیت 46) "اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔"

نیز فرمایا۔

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا۔ (سورۃ الکہف۔ آیت 49) "جو عمل کیے تھے اسے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا"

نیز فرمایا۔

وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ۔ (سورۃ غافر آیت 31) "اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ میں) یہی ارشاد فرمایا کہ خود پر ظلم نہ کرو۔ یعنی توحید سے انحراف کر کے شرک میں داخل ہو کر راہ راست ترک کر کے گمراہ ہو کر اور خیر کو ترک کر کے شر کو اپنا کر اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔ ایسے ہی دوسروں پر ان کے مال، خون اور عزت میں ظلم نہ کرو۔ کہ ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا موجب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمال کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ظلم و ستم کرنے سے منع فرماتے تھے آپ نے فرمایا ۔

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ۔ "مظلوم کی بد دعا سے بچ ۔"

یعنی عدل و انصاف کر کے مظلوم کی بد دعا سے محفوظ رہ کہ جسے یہ صفت نصیب ہو گئی دنیا و آخرت کے ہر ہر فتنے اور آزمائش سے محفوظ رہے گا ۔ حدیث میں ہے ۔

اِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ لَتَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ حَتّٰى تَأْخُذَ بِالْعَرْشِ فَيَقُوْلُ لَهَا الرَّبُّ اِرْجِعِيْ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ ۔

"مظلوم کی بد دعا سات آسمانوں چیر کر عرش پر پہنچ جاتی ہے ۔ رب تعالیٰ اسے فرماتا ہے ، تو واپس چلی جا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ عرصہ بعد سہی"

تین بار تکرار کے ساتھ ظلم و ستم سے باز رہنے کا حکم ارشاد فرمایا تاکہ اس کے بدترین انجام سے ڈرائیں لہٰذا ناحق کسی پر اس کے خون ، عزت اور مال میں زیادتی کرنا ناجائز ہے ۔

عدل و انصاف کا حکم الٰہی

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اقوال و افعال میں عدل و انصاف کا حکم دیا ہے ۔

ارشاد ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم کرتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کردو"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۔(سورۃ النساء آیت 58) "اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو۔ تو عدل کرو۔"

نیز فرمایا:۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (سورۃ المائدہ۔ آیت 152) "اور جب بات کہو تو عادلانہ"

نیز فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ۔(سورۃ النحل آیت ۹۰) "بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم کرتا ہے۔"

عدل کل اچھائیوں کا مجموعہ ہے اس کے ذریعہ جملہ امور درست ہو جاتے ہیں اور کل حالات نظم و نسق اختیار کر لیتے ہیں، امن قائم ہو جاتا ہے لوگوں میں کشائش و آسودگی، اطمینان اور راحت کا دور دورہ ہوتا ہے۔

فردی ملکیت کا احترام اور اشتراکیت کی تردید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں فرمایا

لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ ۔ "کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت و رضا کے بغیر لینا حلال نہیں ہے۔"

یعنی مسلمان کا مال محترم ہے اسے زبردستی چھین لینا جائز نہیں۔ اس فرمان میں انفرادی ملکیت کا احترام اور اشتراکیت کا بطلان ہے۔ انفرادی ملکیت کے احترام پر دیگر بہت سی قطعی نصوص موجود ہیں جیسا کہ اس حدیث میں ہے

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ۔ "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت ضائع کرنا حرام ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز حدیث میں ہے ۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ ۔ "جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے"

اس کی پوری وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبۂ یوم عرفہ کے ذیل میں گزر چکی ہے ۔

زمانہ گھوم کر پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا

اس خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

اَلَا وَاِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ الخ ۔ "زمانہ گھوم کر اصلی حالت پر آ گیا ہے"

زمانہ کے استدارۃ سے مراد مہینوں کی اسی نظام پر دوبارہ واپسی ہے جو کہ ابتدا تخلیق کے وقت تھا جب کہ عربوں نے نسئی کے ذریعے اس میں تبدیلی کر دی تھی ۔ حافظ کہتا ہے زمانہ سے مراد سال ہے لفظ زمان قلیل اور کثیر وقت دونوں پر بولا جاتا ہے ۔ اصلی حالت پر گھوم آنے سے مراد ہے کہ نو ذوالحجہ سی وقت میں آ گئی ہے جس میں سورج برج حمل میں ہوتا ہے جب کہ رات دن برابر ہوتے ہیں انتہٰی ۔

قرطبی کہتا ہے کہ امام مازری خوارزمی سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا ستم ہو نے پہلے سورج کو پیدا کیا اور اسے برج حمل میں جاری کیا جس وقت کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے وہ سورج کے برج حمل میں ہونے کے موافق تھا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں حدیث کا مفہوم یہ ہے جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا یہ وقت اسی حالت پر آچکا تھا جو ابتدائے تخلیق کے وقت تھی ۔

کیا آپس کی لڑائی خروج از ملت کو ثابت کرتی ہے

اور اس خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلَا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔ "میرے بعد کفر کرنے والے نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ ۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہ ہے کہ تم نیکی و استقامت اور لزوم سنت و جماعت کی جس حالت پر اب ہو اسی پر قائم رہنا ۔ اس حدیث میں مذکور کفر سے مراد ملتِ اسلامیہ سے نکل جانا نہیں ہے ۔

ایک اور حدیث میں ہے ۔

اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ ۔ "لوگوں میں دو کام کفر کے ہیں ۔"

کسی انسان میں کفر کی کسی خصلت کا پایا جانا اسے کافرِ مطلق نہیں بناتا جس طرح کہ ایمان کی کسی خصلت کا ترک اسے ایمان مطلق سے خارج نہیں کرتا اور ایمان کی کسی ایک خصلت کو اپنا لینے سے مؤمن نہیں بن جاتا ۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں لفظ کفر یا کفارا نکرہ ہے ۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے ۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ کُفْرٌ ۔ "مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے ۔"

جس جگہ لفظ کفر معرفہ استعمال ہوا ہے وہاں ملت سے خروج کے معنی ہیں ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حدیث میں ہے۔

بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ "بندہ (مومن) اور الکفر کے درمیان نماز ترک کرنا (فرق) ہے۔"

مسلمانوں میں باہمی لڑائیاں ہوئیں ایک دوسرے کی گردنیں بھی اڑائیں مگر کوئی بھی دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوا جیسا کہ واقعہ جمل واقعہ صفین وغیرہ وغیرہ میں ہوا کیونکہ ہر فریق مجتہد تھا اور اس کا مقصود حق کی تلاش تھا یہ اور بات ہے کہ ایک کا اجتہاد درست ہوا اور دوسرے کا غلط۔ ان کے فضل وسابقیتِ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجاہدانہ کارناموں کے پیشِ نظر ان کی خطا بھی اللہ کے نزدیک معاف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ۔ (سورۃ الحجرات۔ آیت ۹)

"اگر ایمان داروں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان کے مابین صلح کرادو پھر اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے فریق کے ساتھ لڑو حتی کہ اللہ کے حکم پر آجائے۔"

اس آیتِ شریفہ میں باہمی لڑائی کے باوجود ان کو مؤمنین کے خطاب سے پکارا گیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کا آپس میں لڑنا انہیں دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتا شیطان کی مایوسی کہ نمازی اس کی عبادت نہ کریں گے اس کی پوری تشریح خطبہ یوم النحر کے ذیل میں آچکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا حکم

(اس خطبہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّھُنَّ عَوَانٌ لَا یَمْلِکْنَ لِاَنْفُسِھِنَّ شَیْئًا ۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو یہ تمہاری زیر دست ہیں۔ یہ اپنے لئے (آزادانہ) اختیار کی مالک نہیں ہیں"

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کا مطلب ہے کہ ان کے بارے میں اللہ کے اوامر و نواہی کی پابندی کی جائے عورتیں صنفِ نازک ہیں مردوں پر ان کا احترام اور ان کے حقوق کی نگرانی لازم ہے اور انہیں ہر اس کام سے تحفظ دینا فرض ہے جس سے یہ تباہ ہوجائیں یا انکی کرامت مخدوش ہوجائے۔ مرد اپنے گھر والوں کے بارے میں مسئول ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ "مرد عورتوں پر نگران ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ (سورۃ النساء آیت 34) اور اسلئے کہ انہوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے"۔ اس آیت کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ عرفہ میں ذکر ہوچکی ہے۔

ادائے امانت کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا مَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا۔ "خبردار جسکے پاس امانت ہو وہ اس شخص کو واپس کردیجائے جس نے اسکو اس پر امین جانا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جو شخص کسی کو امین سمجھ کر اس کے پاس امانت محفوظ کرتا ہے اس کی امانت واپس کرنا لازم اور فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کر دو۔"

امانت میں خیانت کرنا مذموم عادت اور قبیح ترین صفت ہے۔ بلکہ نفاق کی علامت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔ "جب امین سمجھا جائے خیانت کرتا ہے"

پس جس شخص کے پاس امانت ہو اسے چاہیئے کہ پوری کی پوری ادا کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مسئلہ کو مجمع عظیم میں بیان فرمانا اس کی اہمیت اور عظمت کو واضح کرتا ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ امانت یا مال مضاربہ یا قرض میں سے جس پر بھی انہیں امین بنایا گیا اس کی ادائیگی کر دیں۔

امام ابن تیمیہ رح حدیث بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

علماء کہتے ہیں یہ آیت حکام کے بارے میں نازل ہوئی کہ امانت ان کے مستحقین کو ادا کریں اور لوگوں میں فیصلے کرتے وقت عدل کریں۔ پھر فرمایا۔ اس آیت میں ادائیگی امانت اور عادلانہ فیصلہ کا حکم ہے تو یہی دو باتیں ولایت صالحہ اور سیاست عادلہ کی بنیاد ثابت ہوئیں۔

وسطِ ایامِ تشریق کا ایک اور خطبہ:۔ امام احمدؒ ابو نضرہ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایک صحابی نے حدیث بیان کی جس نے ایام تشریق کے وسط کا خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ
وَأَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ
لِعَرَبِيٍّ عَلَىٰ عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ
عَلَىٰ عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَىٰ أَحْمَرَ
وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَىٰ أَسْوَدَ إِلَّا
بِالتَّقْوَىٰ أَبَلَّغْتُ؟ قَالُوا بَلَّغَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ
هٰذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ
قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا بَلَدٌ
حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ
قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي
قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ أَمْ لَا كَحُرْمَةِ
يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي
بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَلَّغْتُ قَالُوا
بَلَّغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلْيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

"اے انسانو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا
باپ ایک ہے، خبردار کسی عربی کو
عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی
کالے کو سرخ پر اور کسی سرخ کو کالے
پر تقویٰ کے سوا کوئی برتری نہیں
ہے کیا میں پہنچا چکا ہوں؟
(صحابہ کرام نے) جواب دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا چکے۔ پھر
فرمایا یہ کونسا دن ہے لوگوں نے کہا
حرمت والا دن پھر فرمایا یہ کونسا شہر
ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے
خون اور تمہارے مال حرام کئے ہیں
جس طرح تمہارے اس دن کی اس ماہ
اور بلدہ میں حرمت ہے۔ کیا میں نہیں
پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا آپ نے
پہنچا دیا ہے۔ فرمایا۔ حاضرین میرا پیغام
ان تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں
ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیثمی کہتا ہے اس حدیث کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں بزار نے اسے ابن عمرؓ سے روایت کیا اس میں مزید یہ الفاظ ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ بِبِلَادِكُمْ آخِرَ الزَّمَانِ وَقَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَاحْذَرُوا عَلَى دِينِكُمْ مُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ۔

" اے لوگو! جس کے پاس کوئی امانت ہے وہ اس کے مالک کو پہنچا دے۔ اے لوگو! شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ آخر زمان تک ان بلاد میں اس کی عبادت کی جائے وہ تمہاری معمولی غلطیوں پر راضی ہو گا۔ اپنے دین کے بارے میں معمولی سمجھے ہوئے برے کاموں سے محتاط رہو۔"

طبرانی، عداء بن خالد سے روایت کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع کے دن آپ کے منبر کے نیچے بیٹھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ۔ فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى

" بیشک اللہ فرماتا ہے اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہیں کنبے اور قبائل بنایا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان لو۔ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر

(سورۃ الحجرات۔ آیت ۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَحْمَرَ فَضْلٌ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَا تَجِیْئُوْا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰی رِقَابِکُمْ وَ تَجِیْئُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَةِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔	اور کالے کو سرخ پر اور سرخ کو کالے پر کوئی برتری نہیں ہے سوا تقویٰ کے۔ اے جماعت قریش تم دنیا کو اپنی گردنوں پر لاد کر نہ آنا جب کہ دوسرے لوگ اعمال آخرت کے ساتھ آئیں گے۔ میں تم سے اللہ کا عذاب نہیں روک سکوں گا۔"

طبرانی، ابو قبیلہ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَکُمْ فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَ اَقِیْمُوْا خَمْسَکُمْ وَ صُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَ اَطِیْعُوْا وُلَاةَ اَمْرِکُمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ۔	"میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ پس تم اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ نمازیں قائم کرو، رمضان کے روزے رکھو حکام وقت کی اطاعت کرو پھر اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

ہیثمی کہتا ہے طبرانی نے اس کو الکبیر میں روایت کرتا ہے اس کی سند میں بقیہ مدلس ہے مگر ہے ثقہ باقی سب رواۃ ثقہ ہیں۔ "تشریح"۔

سب انسانوں کا معبود ایک ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ "اے انسانو! تمہارا رب ایک ہے
وَأَبَاكُمْ وَاحِدٌ۔ اور تمہارا باپ ایک ہے۔"

اور وہ سب کا رب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے ارشاد ہے

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً "تمہارا گروہ ایک ہے اور میں تمہارا
وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۹۲) رب ہوں پس میری عبادت کرو۔"

سب بندوں کا رب اللہ کے سوا کوئی نہیں انہیں اسی کی عبادت واطاعت کا حکم ہے لہٰذا انسانوں میں معبود کے اعتبار سے کوئی تفاوت نہیں ہے۔ اور یہ جو بعض لوگ اللہ کے سوا کی عبادت کرتے ہیں سو باطل ہے۔ کیونکہ اللہ ہی نے سب کو پیدا و ایجاد کیا اور ان کی روزی کا وہی ذمہ دار ہے۔

انسانوں میں تقویٰ کے سوا کسی دوسری بات میں تفاضل نہیں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ۔ تمہارا باپ ایک ہے۔

یہ ارشاد تنبیہ ہے کہ انسانوں میں کوئی تفاضل نہیں کہ ان کا اصل ایک ہی ہے تو کسی کو دوسرے پر کیسے ترفع حاصل ہو سکتا ہے جب کہ وہ سب ایک ہی انسان کی اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (سورۃ النساء آیت ۱)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ۔

"خبردار کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو سرخ پر اور کسی سرخ کو کالے پر تقویٰ کے سوا کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔"

اس لئے کہ سب ایک ہی اصل سے پیدا ہوئے ہیں لہٰذا تقویٰ کے علاوہ ان کے مابین کوئی دوسری بات تفاضل اور ایک دوسرے پر برتری کا معیار نہیں ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے امتثال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ اور منع کردہ احکام کی اطاعت کرکے تقویٰ کے مقام فضیلت پر فائز ہو جائے وہی سب سے افضل و برتر ہے خواہ اس کے مقابل کوئی عربی ہو یا عجمی۔

اخوۃِ نسبی پر اخوۃِ ایمانی کی فوقیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات، آیت ۱۰) ایمان والے (ایک دوسرے کے) بھائی بھائی ہیں۔

یہ آیت بہ چند وجوہ دلالت کرتی ہے کہ اخوۃِ ایمانی، اخوۃِ ولادت سے اعلیٰ و فائق ہے اولاً اس لئے کہ آیت کی ابتدا میں کلمہ انما ہے جو کہ حصر پر دلالت کرتا ہے

ثانیاً اس لئے کہ اخوۃِ ولادت کا تعلق انسان کی حیات سے ہے اور یہ زوال پذیر اور نہ رہنے والی ہے مگر اخوۃِ ایمانی کا منشا باعثہا ئے بہشت میں ہمیشہ کے بقاء سے ہے

ثالثاً اس لئے کہ نسبی اخوت دینی مخالفت سے ٹوٹ جاتی ہے مگر دینی اخوت نسبی اختلاف سے نہیں ٹوٹتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَىٰ مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَىٰ لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ۔

"ایمان والوں کی باہمی محبت وترحم اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ایک جسم کی مانند ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو جاتا ہے تو تمام جسم تپ اور بیداری محسوس کرتا ہے"۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

"مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں اور آپ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا"

آیت مبارکہ بالا کی طرح ان احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمانی رابطہ اور اسلامی اخوت نسبی اخوت سے اکمل ہے دیکھئے اللہ تعالی نے یوں نہیں فرمایا عرب بھائی ہیں۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا باہمی مودت میں عربوں کی مثال یہ ہے۔ بلکہ ابلغ صفت اور کامل وصف ایمان کا آپ نے ذکر کیا ہے۔

اسی حدیث شریف میں آتا ہے۔

سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

"سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے"

اسی طرح ایک شاعر کہتا ہے ؎

أَبِي الْإِسْلَامُ لَا أَبَ لِيْ سِوَاهُ
إِذَا افْتَخَرُوْا بِقَيْسٍ أَوْ تَمِيْمٍ

میرا باپ اسلام ہے اسکے سوا اور کوئی نہیں
جب لوگ قیس یا تمیم خاندانوں پر تفاخر کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نزدیک باعث عزت تقویٰ ہے | جامع ترمذی وغیرہ میں

بروایت ابن عمرؓ ہے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ بِمَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے انسانو! اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلی نخوت اور آباء واجداد کا تفاخر ختم کر دیا ہے پس انسان دو طرح کے ہیں (۱) متقی انسان جو اللہ کے نزدیک باعزت ہے اور (۲) فاجر انسان جو کہ اللہ کے نزدیک بے قدر و قیمت ہے سب انسان آدم کی اولاد سے ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں کنبے اور قبیلے بنایا تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے۔"

یہ حدیث بھی ماسبق احادیث کی طرح جاہلی نسبی تفاخر کو باطل ٹھہراتی ہے اور ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کرتی ہے کہ تقویٰ کے سوا کوئی بات موجب فخر نہیں ہے لہذا زنجی یا ہندی اگر متقی ہے تو اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا اور افضل ہے اس عربی اور شریف پر جو کہ صفت تقویٰ سے متصف نہیں ہے (کسی نے کیا خوب کہا) ؎

إِنْ يَّخْتَلِفْ مَاءُ الْوِصَالِ فَمَاءُنَا عَذْبٌ تَحَدَّرَ مِنْ غَمَامٍ وَّاحِدٍ

أَوْ يَفْتَرِقْ نَسَبٌ يُؤَلِّفُ بَيْنَنَا دِيْنٌ أَقَمْنَاهُ مَقَامَ الْوَالِدِ

"اگر ہمارا نسب ایک ہے تو وہ میٹھا پانی ہے جو ایک ہی بادل سے اتر رہا ہے اگر مختلف ہے تو دین ہمیں باہم اکٹھا کئے ہوئے ہے جسے ہم نے والد کا مقام دے دیا ہے قاشانی رح آیت إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ کی تفسیر میں کہتا ہے۔

نسبی کرامت کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ بشریت میں سب برابر ہیں جس میں مرد و عورت سب شریک ہیں۔ شعوب و قبائل کا امتیاز تعارف کے لئے ہے نہ کہ ایک دوسرے پر فوقیت کے لئے ایسا تصور کرنا رذالت ہے۔ اور عزت و تکریم گھٹیا کاموں سے اجتناب میں ہے اور یہی اصل تقویٰ ہے پھر جتنا کسی میں تقویٰ زیادہ ہے وہ اتنا ہی اللہ کے نزدیک اکرم ہے اور قدر و منزلت میں فائق۔

شریعت میں متقی یعنی شرعی مناہی سے بچنے والا فاجر سے زیادہ عزت والا ہے اور جہالت، بخل اور حرص و بزدلی ایسی رذیل عادات سے اجتناب کرنے والا اس گناہ گار سے زیادہ قدر و منزلت رکھتا ہے جو اس طرح کے گھٹیا کاموں سے متصف ہے انتہی۔

آیت بالا کی تائید میں احادیث کثیرہ وارد ہیں صحیح بخاری کتاب الانبیاء میں ہے، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ "باب فرمان الٰہی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ۔ (الحدیث)

کی تفسیر میں ابوہریرۃ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لوگوں میں کون سب سے زیادہ عزت والا ہے فرمایا اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا زیادہ تقوی والا ہے "۔

صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب میں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ۔

"ابوہریرۃ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور اموال نہیں دیکھتا وہ تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے"۔

امام احمد بن حنبل مسند میں ابوذر رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُنْظُرْ فَاِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غور کرو۔ تم کسی سرخ یا سیاہ سے افضل نہیں ہو الا یہ کہ تقویٰ الٰہی میں تمہیں فوقیت حاصل ہو جائے"۔

امام بزار اپنی مسند میں حذیفہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے (فرمایا) تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تُرَابٍ وَلَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْخَرُوْنَ بِاٰبَائِهِمْ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْجُعْلَانِ۔

سے تخلیق کیا گیا جو قوم اپنے باپ دادوں پر فخر کرتی ہے یا تو اس سے باز آجائیگی یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گندگی پھیلانے والے کیڑے سے بھی بدتر ہو جائیگی"

عرب قومی تعصب کا ابطال

اس دور میں جو عرب قومیت کا تعصب شہرت پذیر ہے باطل ہے۔ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس کا ابطال ثابت کرتی ہیں۔ اگرچہ عرب کو نسبی شرف حاصل ہے مگر یہ شرف انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے انحراف کی صورت میں مفید نہیں ہے علی رض سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ؎

اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التَّمْثِيلِ اَكْفَاءُ ۔۔۔ اَبُوْهُمْ اٰدَمُ وَالْاُمُّ حَوَّاءُ

انسان سب برابر ہیں ۔۔۔ ان کا باپ آدم ہے اور ماں حوا

نَفْسٌ كَنَفْسٍ وَاَرْوَاحٌ مُشَاكِلَةٌ ۔۔۔ وَاَعْظُمٌ خُلِقَتْ فِيْهِمْ وَاَعْضَاءُ

نفس نفس کی طرح اور روحیں ایک جیسی ۔۔۔ ان میں ہڈیاں پیدا کی گئیں اور اعضا۔

فَاِنْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ اَصْلِهِمْ حَسَبٌ ۔۔۔ يُفَاخِرُوْنَ بِهِ فَالطِّيْنُ وَالْمَاءُ

اگر ان کے لئے ان کے اصل میں حسب ہے ۔۔۔ جس پر وہ فخر کرتے ہیں تو وہ مٹی اور پانی ہے

لَا فَضْلَ اِلَّا لِاَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّهُمْ ۔۔۔ عَلَى الْهُدٰى لِمَنِ اسْتَهْدٰى اَدِلَّاءُ

فضیلت صرف عالموں کے لئے ہے کہ یہ ۔۔۔ ہدایت پر ہیں۔ اور ہدایت کے متلاشی کو دلالت کرتے ہیں

تُذِرُ كُلَّ امْرِئٍ مَا كَانَ يُحْسِنُهُ ۔۔۔ وَلِلرِّجَالِ عَلَى الْاَفْعَالِ سِيْمَاءُ

آدمی جسے اچھا جانتا ہے اس کی طاقت دیا جاتا ہے ۔۔۔ مردوں کے لئے کاموں کی نشانیاں ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ كُلِّ امْرِئٍ مَا كَانَ يَجْهَلُ   وَالْجَاهِلُوْنَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَعْدَاءُ

ہر آدمی کی ضد وہ ہے جس سے وہ ناواقف ہے   اور جاہل اہل علم کے دشمن ہیں ۔

عرب قومیت کی دعوت کی ابتدا اس صدی کے اوائل میں کافی لوگوں نے دی اور سب سے پہلے یہ کام شام میں عیسائی مشنریوں نے شروع کیا تاکہ ترکوں کو عربوں سے جدا کریں ۔ اور مسلمانوں میں افتراق ڈالیں ۔ بعد ازاں یہ تحریک شام و عراق اور لبنان میں بڑھتی رہی اور تقریباً ساٹھ سال پیشتر پیرس میں اس مقصد کے لئے ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس کے بعد کئی جمعیاتِ عربیہ وجود میں آگئیں جن کے مختلف نصب العین تھے ۔ ایسا اس لئے ہوا کہ دشمنوں نے مسلمانوں میں دیکھا کہ وہ باوجود مختلف نسلوں کے دینی اخوت میں متفق ہیں لہذا انہوں نے دینی وجدان کے بجائے علاقائی تعصب کو ابھارا ۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح فرماتے ہیں ۔

جو نسب یا بلد یا جنس یا مذہب یا طریقہ (مسلمانوں کو) اسلام اور قرآن سے دور کرے وہ جاہلی نسبت ہے ۔ بلکہ جب ایک مہاجر اور ایک انصاری کا جھگڑا ہوا اور مہاجر نے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

أَبِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَ أَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ۔   "کیا تم جاہلی پکار کرتے ہو اور میں تمہارے بیچ موجود ہوں ۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت غصہ کا اظہار فرمایا انتہی ۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔	"خبردار کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو سرخ پر اور کسی سرخ کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں سوا تقویٰ کے"۔

یہ حدیث بھی وطنی عصبیت اور رنگوں سے تفاضل کو باطل قرار دیتی ہے۔ کالے ہوں یا گورے عرب ہوں یا عجم سب ہی اولادِ آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ (سورۃ الحجرات ۔ آیت 13)	"اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں گروہ اور قبائل بنایا تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو تو اللہ کے نزدیک تم میں عزت والا وہ ہے جو تم سب سے زیادہ متقی ہے"

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ سب کی اصل ایک ہے اللہ تعالیٰ نے تعارف کے لئے خاندان اور قبائل بنائے۔ البتہ مقام و منزلت اللہ کی جناب میں تقویٰ کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو کعبہ پر اذان کے لئے فرمایا انہوں نے اذان کہی تو عتاب بن اسید بن ابی العیص نے کہا اللہ کا شکر ہے میرا باپ آج کے دن سے پہلے فوت ہو گیا ہے حارث بن ہشام نے کہا محمد کو اس کالے کوے کے علاوہ اور کوئی موذن نہیں ملا۔ (نعوذ باللہ) سہیل بن عمرو نے کہا اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کچھ چاہتا ہے تو اسے بدل دے گا۔ ابو سفیان نے کہا میں کچھ نہیں کہوں گا۔ مجھے اندیشہ ہے آسمان کا رب اسے بتا دے گا۔ جبرئیل رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کی باتیں آپ کو بتا دیں آپ نے ان کو بلایا اور آپ کے پوچھنے پر انہوں نے کہی ہوئی باتوں کا اقرار کر لیا، اس وقت آیت مذکورہ نازل ہوئی اس میں نسبی اور رمالی اور فقراء کو حقیر جاننے پر سرزنش کی گئی۔ کیونکہ مدار برتری تقوی ہے سب انسان آدم و حوا علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ بعض عجمی نیکی علم و فضل اور تقوی میں اس مقام بلند پر فائز ہیں جو دوسروں کو حاصل نہ ہو سکا۔ جیسا کہ سلمان فارسی بلال حبشی اور صہیب رومی تابعین اور بعد والوں میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنہیں فضیلت و علم اور تقوی و خدمت دین میں مقام سبقت حاصل ہے صحیح مسلم میں یزید بن الاصم سے بروایت ابو ہریرۃ نقل ہے کہ۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ (وفی روایۃ) لَوْ كَانَ الْعِلْمُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ	"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا کے پاس ہو تو فارسی جوان اسے ضرور حاصل کر لیں گے (ایک روایت میں یوں ہے) اگر علم ثریا کے پاس ہو تو فارس کے مرد اسے لے لیں گے۔"

قرآن پاک میں ہے۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ۔ (سورۃ محمد۔ آیت 38) "اگر تم نے اعراض کیا تو اللہ تمہارے بجائے دوسری قوم لے آئیگا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفسیر میں جامع ترمذی میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ۔

"ابو ہریرہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ لوگ فارس کے ابناء ہوں گے۔"

اس کے علاوہ بھی ابنا فارس کی فضیلت میں آثار مروی ہیں۔ فارس کے وہ احرار و موالی جو تابعین سے ہیں اس کا مصداق ہیں جیسا کہ حسن، ابن سیرین عکرمہ مولی ابن عباس وغیرہ وغیرہ جو کہ ایمان و دین اور علم میں اکثر عرب سے افضل ہیں اس طرح حبشیوں رومیوں اور ترکوں وغیرہ میں ایمان و دین میں بے شمار لوگ بہت آگے ہیں۔ جیسا کہ علماء کے ہاں معروف و معلوم ہے۔

کیونکہ حقیقی فضیلت اس ایمان و علم کی اتباع میں ہے جو اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر بھیجا۔ جو ایمان و دین میں زیادہ ثابت قدم ہے وہی افضل و برتر ہے فضیلت ان صفاتِ محمودہ کے حاصل کرنے سے ملتی ہے جو کتاب و سنت میں بیان ہوئیں، اسلام، ایمان، نیکی، تقوی، علم، عملِ صالح، احسان وغیرہ وغیرہ۔ کسی انسان کے محض عربی یا عجمی یا کالا یا سفید ہونے سے نہیں اور نہ ہی کسی کے شہری یا دیہاتی ہونے سے۔

ابن حجرؒ تہذیب التہذیب میں زہری رضؒ سے ان کا یہ مقولہ نقل کرتا ہے "کہ میں عبد الملک بن مروان کے پاس آیا اس نے کہا زہری تم کہاں سے آئے؟ میں نے کہا مکہ سے اس نے کہا مکہ والوں کی سیادت کون کر رہا ہے میں نے کہا عطار بن ابی رباح۔ عبد الملک نے کہا وہ عرب سے ہے یا آزاد شدہ غلاموں سے میں نے کہا موالی سے

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا اس نے کیسے ان کی سیادت حاصل کرلی۔ میں نے کہا دیانت وروایت کے ذریعے عبدالملک نے کہا واقعی اہل دیانت وروایت ہی سرداری کے لائق ہیں۔ اس نے پوچھا اہلِ یمن کی سیادت کون کررہا ہے میں نے کہا طاؤس بن کیسان کیا عرب سے ہے یا موالی سے؟ میں نے کہا موالی سے اس نے کہا اس نے کیسے سیادت حاصل کرلی۔ میں نے کہا جس طرح سے عطاء نے۔ عبدالملک نے کہا ایسا ہی ہونا چاہئے۔ عبدالملک نے پھر پوچھا اہل مصر کی کون قیادت کرتا ہے میں نے جواب دیا یزید بن حبیب۔ کیا وہ عرب سے ہے یا موالی سے۔ میں نے کہا موالی سے عبدالملک نے کہا اہل شام کا کون قائد ہے میں نے کہا مکحول اس نے پوچھا یہ عرب سے ہے یا موالی سے میں نے کہا موالی سے یہ ایک غلام تھا جسے ہذیل کی ایک عورت نے آزاد کیا۔ عبدالملک نے کہا اہل جزیرۃ پر کون فائز ہے؟ میں نے کہا میمون بن مہران اس نے کہا وہ عرب سے ہے یا موالی سے میں نے جوابا کہا موالی سے عبدالملک نے دریافت کیا اہل خراسان پر کون سردار ہے؟ میں نے کہا ضحاک بن مزاحم اس نے کہا یہ عرب سے ہے یا موالی سے۔ میں نے کہا موالی سے عبدالملک نے پوچھا اہل بصرہ پر کون سردار ہے میں نے کہا حسن بصری اس نے کہا عرب سے ہے یا موالی سے میں نے کہا موالی سے۔ عبدالملک نے پوچھا افسوس ہے اہل کوفہ کی کون قیادت کرتا ہے میں نے کہا ابراہیم نخعی کیا عرب سے ہے یا موالی سے میں نے جواب دیا موالی سے۔ عبدالملک نے اس مرحلہ پر کہا افسوس! زہری تو نے میرے (کئی عقدے) کھول دیئے اللہ کی قسم اس علاقہ میں موالی ہی عربوں پر حکومت کریں گے اور منبروں پر انہیں کے نام کے خطبے ہوں گے۔ عرب ان کی ماتحتی میں ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

زہری فرماتے ہیں میں نے کہا اے امیر المومنین یہ دین ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے سیادت حاصل کرتا ہے اور جو اسے ضائع کرتا ہے گرجاتا ہے۔

عمل کے مقابلہ میں نسب کی کوئی حیثیت نہیں

جس کے اعمال اسے اللہ کے ہاں مراتب عالیہ تک پہنچنے میں سست رکھ رہے ہیں اس کا نسب تیزی کے ساتھ اسے اونچا نہیں لے جا سکتا دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اعمال پر جزا مرتب فرمائی ہے نہ کہ نسب پر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ۔ (سورۃ المومنون آیت ۱۰۱)

"جب صور میں پھونکا جائیگا اس دن ان کے مابین نسب نہیں ہوں گے اور نہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے"۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اعمال کے ذریعہ اس کی مغفرت اور رحمت حاصل کرو، جیسا کہ فرمایا۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (سورۃ آل عمران آیت ۱۳۳، ۱۳۴)

"اپنے رب کی مغفرت اور جنت جس کا عرض آسمانوں اور زمین اتنا ہے کی طرف جلدی دوڑو جو کہ متقین کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ نیکی والوں سے محبت کرتا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۔ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ۔ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۔ (سورۃ المومنون آیت ۵۷ تا ۶۱)

"بے شک جو لوگ اپنے رب سے خائف رہتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں بناتے اور جو دیتے ہیں ڈرتے ہوئے دل کے ساتھ دیتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف لوٹ جانا ہے یہی نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی اس کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں بروایتِ ابوہریرہ رضؓ مذکور ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ[1] وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آیت وانذر عشیرتک نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ سے اپنے نفوس خرید لو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے کچھ فائدہ نہ دوں گا اے اولاد عبد المطلب اللہ سے میں تم کو کچھ فائدہ نہ دوں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب تجھے اللہ کے عذاب سے کچھ فائدہ نہ دوں گا اے صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی

(۱) سورۃ الشعراء ۔ آیتہ 214

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَمَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔

اللہ (کی ناراضی سے) کچھ فائدہ نہ دوں گا اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مال جتنا چاہے مجھ سے مانگ لے اللہ (کی ناراضی) سے کچھ فائدہ نہ دوں گا۔"

غیر صحیحین میں مزید یہ الفاظ ہیں ۔

اِنَّ اَوْلِيَائِيْ مِنْكُمُ الْمُتَّقُوْنَ يَاْتِي النَّاسُ بِالْاَعْمَالِ وَتَاْتُوْنَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰى رِقَابِكُمْ تَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ قَدْ بَلَّغْتُ ۔

"میرے دوست متقی ہیں لوگ اعمال کے ساتھ آئیں اور تم اپنی گردنوں پر دنیا اٹھا کر آجاؤ ۔ اور کہو ۔ اے محمد اے محمد اس وقت میں جواب دوں گا میں تو پہنچا چکا ہوں ۔"

ابن ابی الدنیا ابوہریرہؓ سے یہ حدیث تخریج کرتا ہے ۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوْلِيَائِيْ الْمُتَّقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ كَانَ نَسَبٌ اَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ يَاْتِي النَّاسُ بِالْاَعْمَالِ وَتَاْتُوْنَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰى رِقَابِكُمْ تَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ هٰكَذَا اَهٰكَذَا اَعْرَضَ فِيْ كِلَا عِطْفَيْهِ

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے دوست متقی ہوں گے چاہے کسی کا نسب قریب ہی کیوں نہ ہو لوگ اعمال کے ساتھ آئیں اور تم اپنی گردنوں پر دنیا لاد کر لاؤ اور کہو اے محمد اے محمد میں تم سے اعراض کر جاؤں گا ۔"

بزار نے رفاعہ بن رافع سے یہ حدیث تخریج کی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اجْمَعْ لِي قَوْمَكَ يَعْنِي قُرَيْشًا فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ فَإِنْ كُنْتُمْ أُولٰئِكَ فَذَاكَ وَإِلَّا فَانْظُرُوا يَأْتِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَأْتُونَ بِالْأَثْقَالِ فَيُعْرَضُ عَنْكُمْ ۔ خَرَّجَهُ الْحَاكِمُ مُخْتَصَرًا وَصَحَّحَهُ ۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رض کو فرمایا اپنی قوم قریش کو جمع کر چنانچہ انہوں نے قریشیوں کو جمع کیا آپ نے فرمایا تم میں میرے دوست متقی ہی ہیں ۔ اگر تم ایسے ہو تو ٹھیک ورنہ غور کرو لوگ قیامت کے دن اعمال کے ساتھ آئیں اور تم بوجھ اٹھا کر آؤ، تو تم سے اعراض کیا جائے گا ۔ اس کو حاکم نے مختصراً تخریج کیا اور صحیح کہا ۔"

مسند میں معاذ بن جبل رض سے مروی ہے

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ يُوصِيهِ ثُمَّ الْتَفَتَ وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا حَيْثُ كَانُوا ۔ (5/235)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا تو آپ اُن کے ساتھ نکلے وصیت کرتے تھے پھر آپ نے اپنا منہ مدینہ کی طرف کیا اور فرمایا لوگوں میں میرے قریب ترین متقی ہیں جو بھی ہیں اور جہاں بھی ہیں ۔"

طبرانی اس حدیث میں یہ الفاظ مزید تخریج کرتا ہے ۔

إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي هٰؤُلَاءِ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِي

"میرے خاندان کے افراد سمجھتے ہیں میں ان کے زیادہ قریب ہوں حالانکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِنَّ أَوْلِيَائِيَ مِنْكُمُ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا حَيْثُ كَانُوْا۔	ایسے نہیں ہے تم میں میرے دوست پرہیزگار ہیں جو ہیں اور جہاں بھی ہیں۔"

اس حدیث کی تائید صحیحین کی یہ حدیث بھی کرتی ہے ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اٰلَ بَنِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِأَوْلِيَاءَ وَإِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔	"عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے سنا کہ فلاں خاندان والے میرے دوست نہیں ہیں میرا ولی اللہ ہے اور میرے دوست صالح مومن ہیں۔"

یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ آپ کی دوستی نسب کے ذریعہ حاصل نہیں ہوتی ایمان وعمل صالح کے توسط سے یہ (سعادت) نصیب ہوتی ہے ۔ جو شخص ایمان وعمل میں کامل ہے اس کی ولایت بھی بڑی ہے چاہے نسب قریب ہے یا نہیں ہے ۔

احادیثِ مذکورہ قومی تعصب کو باطل ٹھہراتی ہیں کیونکہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے الا یہ کہ تقوی میں فائق ہو ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ارشادات میں وضاحت فرما دی ہے کہ آپ کے دوست متقی ہی ہیں چاہے عرب ہوں یا عجم ۔

ایک شاعر نے اس مفہوم کو یوں ادا کیا ہے ۔

لَعَمْرُكَ مَا الْإِنْسَانُ إِلَّا بِدِيْنِهٖ	فَلَا تَتْرُكِ التَّقْوٰى اِتِّكَالًا عَلَى النَّسَبِ
تیری زندگی کی قسم انسان دین کے ساتھ ہی ہے،	نسب پر اعتماد کر کے تقوی نہ چھوڑ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ رَفَعَ الْإِسْلَامُ سَلْمَانَ فَارِسَ وَقَدْ وَضَعَ الشِّرْكُ الشَّقِيَّ اَبَا لَهَب

اسلام نے سلمان فارسی کو رفعت بخشی اور شرک نے بدبخت ابولہب کو گرا دیا"

اس خطبہ میں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ کَانَتْ عِنْدَهُ وَدِیْعَةٌ الخ اور یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ الخ اول الذکر کی تشریح حدیث الوحرۃ میں اور موخر الذکر کی وضاحت حدیث سلیمان بن عمرو کے ذیل میں بیان ہو چکی ہے۔

عمل کے بغیر نسب غیر مفید ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَا تَجِیْئُوْا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰی رِقَابِکُمْ وَ تَجِیْئُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَةِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔

"اے گروہ قریش تم اپنے گردنوں پر دنیا کو اٹھا کر نہ آنا اور لوگ آخرت حاصل کر کے آئیں میں تمہیں اللہ کے عذاب نہ بچا سکوں گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرما دیا ہے کہ آپ رشتہ دار ہونا اللہ کے عذاب سے کچھ فائدہ نہ دے گا عذابِ آخرت سے ایمان باللہ اور عمل صالح ہی انسانوں کے لئے نجات دہندہ ہے آپ نے قریش کو دنیا کی طرف جھکاؤ اور اس کے لئے جدوجہد کرنے سے ڈرایا کہ ایسا نہ کرنا کہ تمام تر سعی و کاوش دنیا کے لئے ہی وقف ہو جائے اور آخرت کو بھول جاؤ (ایسا نہ کرنا) کیونکہ ایمان و عمل صالح کی عدم موجودگی میں محض میرے ساتھ رشتہ داری تمہیں نفع نہ دیگی۔ اور اللہ کی ناراضی سے نہ بچا سکے گی اسی طرح آپ نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔ "جس کے عمل اس کو سست رفتار کر دیں اس کو نسب تیز نہیں کر سکتا"۔

آپ کے فرمانِ اقدس کہ لوگ آخرت حاصل کر کے آئیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں وہ اعمالِ صالحہ اور تقرب الی اللہ، ادائے فرائض اور اجتناب نواہی غرضیکہ کتاب سنت کے احکامات پر پوری طرح عامل رہے تھے۔

یہ حدیث دلیل ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۔ (الانفطار-۱۹) "(یاد کر) اس دن کوئی نفس کسی نفس کے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوگا اور اختیار اس دن اللہ ہی کے لئے ہے"۔

اس سے اموات اور غائبین انبیاء وغیرہ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا بھی بطلان ثابت ہوا۔ جیسا کہ احادیثِ کثیرہ دلالت کرتی ہیں۔

چنانچہ صحیحین میں ابوہریرہ رضی سے مروی ہے :۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ "جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اے جماعت قریش اپنے نفسوں کو خرید لو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا اے عباس بن عبد المطلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقَالَ لِعَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ مِثْلَ مَا قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَقَالَ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

تجھے بھی اللہ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا اور اپنی پھوپھی صفیہ کو بھی چچا عباس کی طرح فرمایا نیز کہا اے فاطمہ بنت محمد میرے مال میں سے جتنا چاہے لے لے۔ اللہ کی ناراضی سے کچھ بھی نفع نہ دوں گا۔"

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں واضح فرمادیا کہ وہ سیدۃ نساء العالمین کو بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے افراد خاندان، رشتہ داروں اور اپنے چچا، پھوپھی اور اپنی جگر گوشہ فاطمہ رض کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ خود کو ایمان باللہ اور صالح عمل کے عوض خرید لو۔ کیونکہ تمہارا میرے ساتھ نسبی قرب ایمان وعمل کے بغیر کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا۔

سلسلۂ نبوت آپ پر ختم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں، فرمایا۔

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

یہ حدیث دلیل ہے کہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ختم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب۔ آیت ۴۰) مرد کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے"

اور یہ امت آخری امت ہے سب سے افضل اور سب سے اللہ کے نزدیک مکرم و محترم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۱۰) "تم افضل امت ہو جو لوگوں کے لئے لائے گئے ہو۔ اچھائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"

اس آیت سے معلوم ہوا اس امت کو شرف وفضل اس صورت میں ملا ہے جب امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ایمان باللہ ایسی صفاتِ سامیہ سے متصف ہو۔ اسی طرح ایک اور آیت میں ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (سورۃ البقرہ۔ آیت 143) "اور اسی طرح ہم نے تم کو افضل امت بنایا کہ لوگوں پر گواہ ہو"

وسط عدل اور خیار کے معنی میں ہے۔

عبادت خاص اللہ کے لئے ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ) میں فرمایا۔

فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ "پس اپنے ایک رب ہی کی عبادت کرو۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت 21) "اے لوگو! اپنے ایک رب کی عبادت کرو"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رض فرماتے ہیں ۔
قرآن میں جس جگہ بھی "اُعْبُدُوا اللّٰہَ" آیا ہے اس کا معنیٰ "وَحِّدُوا" ہے مقصد آیت یہ ہوا کہ بندے اپنے سب کام ایک اللہ کے لئے ہی کرتے ہیں ۔ پکارا اسی کو جاتا ہے ۔ نذر اور ذبح اسی کے لئے ہے طلب مدد اور استعانت اسی سے کی جاتی ہے اور اسی طرح دوسری عبادات ۔ بقول بعض علما عبادت ہر اس کام کو عام ہے ۔ جو اللہ کو محبوب اور پسندیدہ ہے قول ہو یا فعل ظاہر ہو یا باطن ۔ کیونکہ اللہ ہی خالق ، رازق ، دنیا اور دنیا والوں کا مالک اور ان کا رازق ہے ۔ اسی لئے وہی اکیلا عبادت کا مستحق ہے اس کے ساتھ اور کوئی شریک و حصہ دار نہیں ہے ۔

اقامتِ نماز کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ میں) فرمایا ۔

وَاَقِیْمُوْا خَمْسَکُمْ
" اور تم اپنی پانچ نمازیں قائم کرو " ۔

یعنی پانچ نمازیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر دن و رات میں فرض کی ہیں ان کی اقامت کرو ۔ اقامتِ صلوٰۃ یعنی نماز کو اس کی شروط و ارکان اور واجبات وسنن کو ملحوظ کر کے اس طریق پر ادا کرنا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی ہے ۔

اقامت کا حکم اس لئے دیا کہ صرف نماز پڑھ لینا کافی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی نماز کا حکم دیا یا اس کی مدح کی لفظ اقامت کے ساتھ ہوئی جیسا کہ ارشاد ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (سورۃ بنی اسرائیل آیت 78) "نماز کی اقامت کر"

نیز ارشاد ہے۔

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ (سورۃ النساء آیت 162) "اور نماز کی اقامت کرنے والے"

نیز فرمایا

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ(۱) "وہ لوگ جو نماز کی اقامت کرتے ہیں"۔

البتہ منافقوں کے لئے مطلق صلوۃ کا ذکر کیا۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (سورۃ الماعون) "ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے سہو کرتے ہیں"۔

تنبیہ ہے کہ نماز پڑھنے والے بہت ہیں مگر نماز کی اقامت کرنے والے تھوڑے ہیں جیسا کہ عمر رض نے فرمایا۔

اَلْحَاجُّ قَلِیْلٌ وَالرَّکْبُ کَثِیْرٌ۔ "حاجی تھوڑے ہیں اور قافلہ والے بہت ہیں"۔

خصوصیاتِ نماز | شہادتین کے بعد نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اس کی وہ خصوصیات و امتیازات ہیں جو دوسرے کسی شرعی حکم کو حاصل نہیں ہیں۔

- اللہ تعالیٰ نے اسے رات دن میں پانچ بار فرض کیا ہے۔ زکوۃ، روزہ اور حج ایسے نہیں ہیں۔
- قرآن میں سب فرائض سے زیادہ اسی کا ذکر آیا ہے۔
- اس کی فرضیت اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ ساتویں آسمان پر اپنے رسول

---

(۱) سورۃ المائدہ۔ آیت 55 ۔ سورۃ الانفال۔ آیت 3 ۔ سورۃ النمل 3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمائی ۔

• ۔ نماز اسلام کا ستون ہے جس کے پاس نماز نہیں اس کے لئے اسلام بھی نہیں ۔

• ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت آخری وصیت نماز کے بارے میں فرمائی ۔ آپ فرما رہے تھے ۔

اَلصَّلٰوۃَ، اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ " نماز، نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا"

• ۔ نماز ہر مرد و زن، آزاد و غلام، غنی و فقیر، تندرست و بیمار اور مقیم و مسافر سب پر فرض ہے ۔

• ۔ نماز کے تارک کی زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر صلہ رحمی کچھ بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ۔

• ۔ تارکِ صلوٰۃ کے قتل کر دینے کا حکم ہے ۔ جس کی تفصیل علماء نے کتب احکام میں تحریر فرمائی ہے ۔ علماء میں سے ایک جماعت کے نزدیک اگر ترک نماز کی وجہ سے بے نمازی کو قتل کر دیا جائے تو اس کو نہ غسل دیا جائے نہ کفن دیا جائے اور نہ جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کیا جائے ۔ جیسا کہ امام احمد وغیرہ کا مذہب مشہور ہے ۔

فرضیتِ روزہ کا حکم

(اس خطبہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ " اور اپنے مہینہ رمضان کا روزہ رکھو"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کا روزہ رکھنا اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ (سورہ البقرہ آیت 183)

"اے ایمان والو تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

نیز حدیث میں ہے۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَوٰةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ ۔

"اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ اس کا دلی اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کا رسول ہے اور نماز کی اقامت کرنا۔ زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے اور بیت اللہ الحرام کا حج۔"

روزہ ۲ھ میں فرض ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے نو دفعہ روزے رکھے۔ لہذا روزہ ہر مسلمان بالغ عاقل پر جسے رمضان کے روزہ رکھنے کی قدرت حاصل ہے فرض ہے۔ بلا عذر کسی کو اجازت نہیں کہ وہ روزہ نہ رکھے۔ جیسا کہ کتب فقہ میں مفصل مذکور ہے۔

حکام وقت کی اطاعت کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خطبہ میں) فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ اَطِيعُوا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ — "اور اپنے اختیار والوں کی اطاعت کرو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاۃ امر کی اطاعت کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (سورۃ النساء آیت ۵۹) — "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور حکومت والوں کی اطاعت کرو۔"

حدیث میں ہے۔

اِسْمَعْ وَاَطِعْ لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكَ وَاِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ۔ — "سن اور اطاعت کر اس کی جس کو اللہ تعالیٰ نے تیرا متولی بنایا۔ چاہے تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال لے لے"

اس لئے کہ حکومت کے ذمہ دار ملک میں امن قائم کرتے ہیں، حدود قائم کرتے ہیں احکام شریعت کا نفاذ کرتے ہیں، مظلوم کی مدد کرتے ہیں اور ظالم کو روکتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ ان کے خلاف خروج میں خونریزی ہے، اموال کو لوٹنا، امن کی بربادی، حقوق کا ضیاع اور دیگر مفاسد کبیرہ ہیں

رب کی جنت میں داخلہ کیسے ہو؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔ — "پھر تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے"

یعنی جب تم نے اللہ کی عبادت صحیح طور پر کی، نماز کی اقامت اور بقیہ احکام اسلام کی پابندی کی اور معروف میں مالکانِ اختیار کی اطاعت کی تو تم بہشت میں داخل ہو گے اور جہنم سے نجات پا جاؤ گے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے۔

وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹ ۔ بی ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر 20440
28240

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خُطبۂ حجۃ الوداع

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

* ابدی حیات
* انسانی تہذیب و تمدن کے اُصول
* حقوقِ انسانی کے تحفظ
* عالمی امن کی تدابیر
* بھائی چارہ و رواداری کی تعلیم
* عدل و انصاف کا قیام
* اخوت و مساوات کی ہدایات
* انسان کی معاشی بہتری و ترقی اور خوشحالی
* معاشرتی پاکیزگی و طہارت کا جامع، عملی، مثالی منشور و مجموعۂ قوانین ہے۔

جس کی شرح

سماحۃ الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید رحمہ اللہ سابق رئیس نگران کمیٹی برائے دینی اُمور مسجد الحرام و مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، چیف جسٹس عدالتِ عالیہ ریاض، صدر فقہی کمیٹی رابطہ عالم اسلامی مکۃ مکرمۃ نے جب کہ اس کا اُردو ترجمہ عظیم مذہبی اسکالر مولانا محمد رفیق الاثری شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ، جلالپور پیروالہ نے کیا ہے

مکتبۃ السنۃ

یہ اہم ترین کاوش آپ کی خدمت میں پیش کرنے میں اللہ عزوجل کی توفیق پر شکرگذار اور آپ سے دعاؤں کا طالب ہے۔